تذکرہ

تاج الاولیاء

حضرت شاہ نظام الدین حسینؒ

حضرت تاج الاولیاءؒ حضرت سراج السالکینؒ حضرت قطب عالمؒ حضرت امام السالکینؒ

مصنف

سیّد محبوب الرّحمٰن نیازی

محبوب اکادمی

میر جی کا باغ، سنسار چندروڈ، جے پور

تذکرہ

تاج الاولیاء

حضرت شاہ نظام الدین حسین رحؒ

مصنّف

سیّد محبوب الرحمٰن نیازی

محبوب اکادمی

میر جی کا باغ، سنسار چندر روڑ، جے پور

© سیّد محبوب الرحمٰن نیازی

اشاعت اوّل (اردو) : شعبان ۱۴۲۵ھ مطابق ستمبر ۲۰۰۴ء

تعداد : ۱۰۰۰

ہدیہ : ~~30/-~~ 20/- Concessional Price.....

اردو کمپیوٹر ٹائپ سیٹنگ و : ایم۔آر۔اردو کمپیوٹر واسٹیشنرس،

پرنٹنگ جالوپورہ، جے پور 9414323224

مصنّف ایک نظر میں

نام : سید محبوب الرحمٰن نیازی

سن پیدائش : ۱۵ر جنوری ۱۹۲۹ء

وطن : جے پور (راجستھان)، (ہندوستان)

تعلیم : ایم۔اے۔اردو (علیگڑھ)

قیام : میر جی کا باغ، سنسار چندر روڈ، جے پور

E. Mail : syedmrniazi@yahoo.co.in

مطبوعہ کتب (اردو)

۱۔امام السالکین
۲۔نیازیاتِ بیکل
۳۔قطبِ عالم
۴۔اباحتِ سماع
۵۔تذکرہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشیؒ
۶۔محبّتِ اہلِ بیت (قرآن واحادیث کی روشنی میں)
۷۔رازِ کربلا
۸۔واقعاتِ شہادت (رازِ کربلا، حصّہ دوئم)
۹۔عقائدِ مختار
۱۰۔فضائلِ شیخین
۱۱۔معراج المومنین
۱۲۔شفیع المذنبینؐ (سیرت)

مطبوعہ کتب (ہندی)

۱۔امام السالکین
۲۔قطبِ عالم
۳۔محبّتِ اہلِ بیت (قرآن واحادیث کی روشنی میں)
۴۔عقائدِ مختار
۵۔حقوقِ والدین اور پردے کی حقیقت
۶۔معراج المومنین
۷۔خاندانی نسب نامہ
۸۔فرائضِ پیرومرید
۹۔واقعاتِ شہادت (رازِ کربلا، حصّہ دوئم)
۱۰۔خوابوں کا بیان
۱۱۔رازِ کربلا
۱۲۔صلوٰۃ اعتصام

زیرِ ترتیب

ا۔ شفیع المذنبینؑ (سیرت)، (ہندی)

۲۔ فضائلِ شیخین (ہندی)

۳۔ خوابوں کا بیان (اردو)

۴۔ حقوقِ والدین اور پردے کی حقیقت (اردو)

۵۔ خاندانی نسب نامہ (اردو)

۶۔ اباحتِ سماع (ہندی)

۷۔ تذکرہ تاج الاولیاءؒ حضرت شاہ نظام الدین حسینؒ (ہندی)

۸۔ علامات قیامت (اردو و ہندی)

ملنے کے پتے :::

ا۔ ڈاکٹر حبیب الرحمٰن نیازی، میر جی کا باغ، سنسار چندر روڈ، جے پور (راجستھان)
فون نمبر: 0141-2369525

۲۔ شاہ محمدؐ اطہر میاں نیازی، خانقاہ نیازیہ، محلّہ خواجہ قطب، بریلی شریف۔ یو۔ پی۔

۳۔ مسکین بکڈپو، موتی ڈونگری روڈ، جے پور (راجستھان)

۴۔ غلام رسول 'انیسؔ' نیازی، 300 میر جی کا باغ، ایم۔ ایل۔ اے۔ کوارٹر کے پیچھے، جے پور

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

خاندانِ خواجگان نیازیہ پر حضرت تاج الاولیاءؒ قدس سرہٗ کے خلیفہ مولوی سید محمد فائق صاحبؒ نے ایک کتاب جس کا نام کراماتِ نظامیہ ہے لکھی تھی۔ انھوں نے بہت جانفشانی اور جستجو سے حضور قبلہ نیاز بے نیاز قدس سرہٗ، اجداد اور حضور قبلہؒ سے لیکر سراج السالکین حضرت شاہ محی الدین احمدؒ تک کے حالات لکھے تھے اور مختصر حال حضور قبلہ قدس سرہٗ کے چند مشہور خلفاء کے بھی تھے۔

یہ ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۶ء میں چھپی تھی اس کے بعد دوبارہ نہیں چھپی۔ اس کتاب کے بعد دوسری کتاب مولوی قطب الدین صاحبؒ غازی پوری نے حضرت سراج السالکین قدس سرہٗ کے حالات پر مفصل لکھی تھی۔ مولوی صاحبؒ حضرت کے خلیفہ بھی تھے، یہ کتاب پہلی مرتبہ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ مطابق فروری ۱۹۳۴ء میں چھپی تھی۔ دوبارہ برادر محترم حکیم سید سلطان احمد صاحب مرحوم نے ربیع الاول ۱۳۹۹ھ مطابق فروری ۱۹۸۰ء میں سلطان العاشقین حضرت شاہ محمد محسن سجاد حسن میاں صاحب رحمت اللہ علیہ کی اجازت سے چھپوائی۔

پھر حضرت قبلہ حسن میاں صاحب رحمت اللہ علیہ کے حکم سے میں نے اپنے پیر و مرشد مولائی مرشدی حضرت شاہ محمدؐ تقی عرف حضرت عزیز میاں صاحب قدس سرہٗ کے حالات پر مفصل کتاب لکھی جو حضرت کے سامنے مکمل ہوگئی تھی۔ مگر ان کے وصال کے چند ماہ بعد ۱۹۸۰ء میں چھپی اس کا نام "امام السالکین" ہے۔

پھر موجودہ سجادہ نشین حضرت شاہ محمدؐ حسنین عرف حضرت حسنی میاں صاحب مدظلہم عالی کے حکم سے میں نے حضور قبلہ شاہ نیاز احمد صاحب قدس سرہٗ کے حالات پر لکھی جو اردو میں ۱۹۹۲ء میں چھپی، اس کا نام قطب عالم ہے۔ پھر ۱۹۹۴ء میں ہندی میں چھپی، امام السالکین بھی ہندی میں چھپ چکی ہے۔ اس طرح کرامات نظامیہ جواب ناپید ہے صرف ہندوستان میں چند غلاموں کے پاس ہے۔ اس میں صرف حضرت تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین صاحب قدس سرہٗ کے حالات پر کتاب کی سخت ضرورت محسوس کی گئی حضرت تاج الاولیاء قدس سرہٗ حضرت شاہ نیاز احمدؒ صاحب قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے تھے اور سجادہ نشین تھے۔

۱۹۵۴ء کے شروع میں میرے پیر و مرشد نے کرامات نظامیہ جو تبرکات کے صندوق میں تھی نکالی کالی جلد تھی، اندر پہلے صفحہ پر تحریر تھا **مالک اس کتاب شاہ محی الدین احمدؒ**، سرکار نے کتاب مجھے دکھائی اور فرمایا اس کتاب میں بہت سے واقعات غلط ہیں، کیونکہ

مولوی فائق صاحب بہت سیدھے سچے آدمی تھے۔ جس نے جو حالات سنائے وہ اسی کے نام سے لکھ دیئے۔ یہ نہیں دیکھا کہ کہنے والا معتبر ہے یا نہیں کہ اس کا بیان ملاوٹ سے پاک ہے یا نہیں۔ اس میں ابا (حضرت سراج السالکینؒ) نے بھی کئی واقعات پر غلط ہونے کا نشان لگا رکھا ہے۔ اب میں دوبارہ اس کو لکھواتا ہوں اور جو واقعات غلط ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے۔ جو واقعات صحیح ہیں وہی لکھے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا حضور یہ بہت بڑا کام ہوگا۔ کرامات نظامیہ اب ناپید ہے زیادہ تر نیازی غلام پاکستان چلے گئے، جن کے پاس یہ کتاب ہوسکتی تھی۔

چنانچہ سرکارؒ نے ۱۹۵۴ء میں کرامات نظامیہ کی تصیح کا ارادہ فرمایا۔ مجھ سے فرمایا پہلے مختصر حال زبانی بول رہا ہوں وہ لکھ لو پھر بعد میں دیگر واقعات تفصیل سے لکھواؤنگا، لہٰذا سرکارؒ کے لکھوائے ہوئے چار صفحہ میرے پاس اب تک ہیں۔ میں کتاب میں سب سے پہلے وہ چار صفحہ نقل کروں گا۔ مگر ۱۹۵۴ء میں ہی بیوی صاحبہ کی علالت شروع ہوگئی پہلے بریلی میں بہت ڈاکٹروں کا علاج ہوا بریلی کے سول سرجن مسلمان تھے خورشید حسن نام تھا وہ برابر آتے تھے پھر سرکارؒ بیوی صاحبہ کو آگرہ میڈیکل کالج کے ڈاکٹروں کے علاج کے لئے لے گئے اسطرح کرامات نظامیہ کی تصیح کا سلسلہ ختم ہوگیا تقریباً ایک سال بیوی صاحبہ علیل رہیں۔ ۱۳ر نومبر ۱۹۵۵ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ خاص ان کے پیر حضرت سراج السالکینؒ کے وصال کے دن ان کا انتقال ہوگیا پھر دوبارہ سرکارؒ نے اور کئی رسالے لکھوائے مگر کرامات نظامیہ کا کام نہ ہوسکا۔

میں نے حضرت حسنی میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین خانقاہ نیازیہ سے عرض کیا کہ کرامات نظامیہ میں حضور قبلہ نیاز بے نیاز قدس سرہٗ، حضرت تاج الاولیاء رحمت اللہ علیہ اور حضرت سراج السالکینؒ کے حالات ہیں۔ قطب عالم آپ کے حکم سے میں نے لکھدی، سراج السالکین مولوی قطب الدین صاحبؒ نے لکھدی، امام السالکین حضرت حسن میاں صاحبؒ کے حکم سے میں نے لکھدی۔ اب صرف حضرت تاج الاولیاء غریب نوازؒ کے حالات باقی ہیں میرے پاس سرکارؒ کے لکھوائے ہوئے چار صفحہ ہیں۔ میں حضرت کے حالات پر ایک چھوٹی سی کتاب لکھدیتا ہوں۔

چنانچہ مختصر حال حضرت تاج الاولیاء قدس سرہٗ کا لکھ کر امیدوار ہوں کہ سرکارؒ میرے پیرومرشد قبول فرما کر مجھ گناہ گار ننگِ خاندان کی بخشش کرائیں گے۔

سید محبوب الرحمٰن نیازی
میر جی کا باغ، سنسار چندر روڈ، جے پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

حسب وعدہ وہ عبارت نقل کررہا ہوں جو مولائی مرشد حضرت عزیز میاں صاحب قدس سرہٗ العزیز نے ۱۹۵۴ میں کرامات نظامیہ کی تصیح کے سلسلہ میں بطور یادداشت تحریر کرائی تھی تاکہ بعد میں پوری کتاب سے ضعیف واقعات علیحدہ کرکے نئی کرامات نظامیہ چھپوادی جائے۔

حالات حضرت تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین صاحبؒ چشتی نظامی نیازی

حضرت تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین قدس سرہٗ منجانب سلسلۂ آبائی علوی سید تھے اور والدہ شریف کی جانب سے سادات بنی فاطمہ میں سید رضوی تھے۔ آپ کے اجدادِ شاہانِ بخارا سے تھے جن کا پایۂ تخت ایک زمانے میں اندی جان تھا

آپ کے اجداد میں شاہ آیت اللہ علوی ترک سلطنت فرما کر ملتان تشریف لائے تھے اور آپ کے جدامجد حکیم الٰہی شاہ رحمت اللہ علوی سرہند سے ۱۱۶۰ھ میں دہلی تشریف لائے یہاں باصرار بادشاہِ وقت کچھ عرصے کیلئے منصب قاضی القضات قبول کیا اور بعد میں اس منصب کو ترک کرکے اپنے صاحبزادے حضرت شاہ نیاز احمد قدس سرہٗ کے ساتھ بریلی تشریف لے آئے تھے حضرت مولانا شاہ نیاز احمد قدس سرہٗ کی ولادت سرہند میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ المخاطب ومعروف بی بی غریب نوازؒ بڑی عارفہ وکاملہ تھیں اور حضرت سید سعید الدین رضوی رحمت اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں جو حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہٗ کے اجلہ خلفا میں تھے۔

بی بی غریب نواز سلسلۂ قادریہ میں حضرت محی الدین دیاسنامی رحمت اللہ سے بیعت اور فیضیاب تھیں۔ چونکہ مولانا فخر الدین دہلوی قدس سرہٗ اپنے والد شاہ شاہان نظام الدین اورنگ آبادی کے علاوہ مولانا سعید الدین رضوی سے بھی فیضیاب تھے۔ اس لئے بی بی غریب نواز کو اپنی مرشد زادی جان کر بہت ادب کرتے تھے اور سلام کو آپ کے گھر پر ہر پنجشنبہ کو آتے تھے۔ حضرت مولانا شاہ نیاز احمد قدس سرہٗ کا علم وفضل خدارسی وحق شناسی مشہورِ خواص وعوام ہے۔ آپ کو سلسلۂ چشتیہ نظامیہ میں مولانا

فخر الدین محمد دہلویؒ اور مولانا سعید الدین رضویؒ سے خلافت ملی تھی اور سلسلۂ چشتیہ صابریہ اور نقشبندیہ قدیمیہ میں اپنے والد حکیم الٰہی شاہ محمد رحمت اللہ سے آپ کو پہونچا تھا۔ اور سلسلۂ قادریہ میں آپ حضرت سید عبداللہ بغدادی رحمت اللہ آسودہ رامپور کے خلیفہ تھے اور بہ حکم مولانا فخرؒ دہلی سے ترک سکونت کر کے بریلی آرہے تھے آپ کا وصال ۶ ر جمادی الثانی ۱۲۵۰ھ کو ہوا۔ مزار شریف خانقاہ نیازیہ بریلی محلہ خواجہ قطب بریلی میں مرجع عوام ہے اور صاحب سجادہ کے اہتمام سے بڑے پیمانے پر عرس اب تک جاری ہے جس میں متعلقین ملک کے علاوہ بیرون ھند سے بھی متوسلین شریک ہوتے ہیں۔

شاہ نظام الدین حسینؒ حضرت مولانا شاہ نیاز احمد قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت یکم صفر ۱۲۳۴ھ کو ہوئی آپ کی پرورش شیر خوارگی کے زمانے سے آپ کے والد کے بڑے خلفا اور شاغلین کی گود میں ہوئی۔ طفولیت ہی سے آپ کے والد بزرگوار نے ریاضت شاقہ اور چلّے کرانے شروع کردیئے تھے جن میں کئی کئی دن کا فاقہ ہوتا تھا بارہ تیرہ برس کی عمر میں آپ کی نظر میں ایسی تیز تاثیر ہوگئی تھی کہ جس پر پڑتی اس کو گریہ سے بے اختیار کردیتی تھی۔ سلوک طریقت میں تکمیل کرا کے پندرھیوں سال مولانا شاہ نیاز احمدؒ نے اپنا جانشین کامل قرار دیکر خلفاء اور مریدین کے مجمع میں اپنے مسند پر بٹھایا اس کے بعد سے آپ کے والد نے بیعت لینا ترک فرمادیا تھا اور ہر طالب کو حضرت تاج الالیاء کے ہاتھ پر ہی بیعت کا سلسلہ قائم فرمادیا اور قدیم اور جدید مریدین نے بھی حضرت موصوف کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی آپ سے ہر نوع صدہا خوارق عادات و کرامات ظہور میں آئے جن کا کچھ حال کتاب کرامات نظامیہ مولفہ مولوی سید محمد فائق صاحب میں مذکور ہے ان میں سے یہ امر بھی ہے کہ آپ نے ساٹھ برس تک احیائے شب کیا اور نہیں سوئے اور تین برس تک ترک غذا فرمایا۔

علم ظاہری کے بھی فاضل اجل تھے بیشتر جید علما کا ہی مجمع آپ کے گرد رہا۔ ادق علمی مسائل کی فہمائش آپ کا روزمرّہ تھا۔ صرف ایک رسالہ موصوم بہ ''اصول الایمان'' طبع ہوا ہے بیشتر مواد منظر عام پر مطبوعہ شکل میں نہیں ہے۔ مگر صرف یہ رسالہ ہی آپ کی شانِ علم کا ایک اچھا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ جو عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کے چند عقائید کے رد میں تحریر فرمایا ہے۔ آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں تک پہنچی ہوئی تھی اور آپ کے خلفا ہی کے مزارات بہت

سے مقامات پر آج مرجع خلایق ہیں۔ مثلاً مزار ملا ظریف صاحبؒ گوالیار میں، ملا محمدی شاہ صاحبؒ الہ آباد میں سید مظفر علی شاہ صاحبؒ آگرہ میں، مسکین شاہ صاحب جے پور میں، مجنون شاہ صاحب اور قاری آغا صفر صاحبؒ کابل میں، سید قربان علی بدخشانی راج گڑھ میں وغیرہ وغیرہ۔

آپ کو فنون سپہ گری مثلاً بانک، بنوٹ، شمشیر زنی، تیر اندازی، میں ایسی مہارت تامہ اور استادی حاصل تھی لوگ ان فنون میں آپ کے شاگرد ہونے پر فخر کرتے تھے (ان میں کمال کا سلسلہ آپ کے جانشینوں میں اب تک جاری ہے)

حضرت تاج الاولیاءؒ جوہر شناسی میں بھی اتنے ماہر تھے کہ جب آپ کی چشم ظاہری جاتی رہی اس وقت بھی ہاتھ میں لیکر وزن سے یہ بتادیتے تھے کہ فلاں پتھر ہے یا مصنوعی بنایا ہوا نگینہ ہے۔

فن خطاطی میں آپ کے قلم میں عمادی ایسے پائے کی تھی کہ مبصّر خوش نویس بھی آپ کی وصلی اور عمادی وصلی میں تمیز نہیں کرسکتے تھے۔

آپ کی عطر شناسی اور احساس خوشبو کا حال بھی ایسا ہی تھا جیسا ابوالحسن تانا شاہ کیلئے مشہور ہے۔ اگر عطر ایسی کیاری کے پھولوں سے بنایا گیا ہے جس کے پاس اور بودار شے کی کیاری تھی تو آپ عطر سونگھ کر فرمادیتے تھے کہ اس میں فلاں فلاں چیز کی بو آتی ہے۔

آپ نے بھی اپنے شیخ کے عمل کے مطابق اپنے سامنے اپنے صاحبزادہ حضرت شاہ محی الدین احمدؒ عرف ننّے میاں صاحب رحمت اللہ علیہ کو ۷ر جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ کو اپنا جانشین مطلق فرما کر مسند خانقاہ پر بٹھادیا تھا اور اپنے تمام علوم و رموز ان کو منتقل فرمادیئے تھے۔

حضرت تاج الاولیاء کا وصال یکم رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ کو ہوا، مزار شریف بریلی میں مزار مولانا شاہ نیاز احمد قدس سرہٗ کے متصل ہے عمر شریف ۸۷ر سال ۷ر ماہ ہوئی تاریخ وصال اس آیت سے نکلتی ہے۔

وَاللہ انّ اولیاء اللّٰہ لاخوفٌ علیہم ولاھم یحزنون ۱۳۲۲ھ

اب اصل کتاب شروع کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اے جمال الحق نظام الدین حسین　　عاشق و محبوبِ ربّ المشرقین
ذات پاکت مظہرِ ذاتِ خدا　　ذاتِ پاکِ تست تاج الاولیاء

حضرت تاج الاولیاء قدس سرہٗ کے خاندانی حالات میں امام السالکین اور قطب عالم کے میں تفصیل سے تحریر کرچکا ہوں لہٰذا اس کتاب میں آپ کی پیدائش، بچپن، معمولات، ملفوظات، مختصر کشف و کرامات کا حال تحریر کرونگا۔

آپ کی پیدائش یکم صفر المظفر بروز دوشنبہ ۱۲۳۴ھ (۱) کو بریلی شریف میں ہوئی (کرامات نظامیہ میں چہارشنبہ لکھا ہے)، ولادت کے فوراً بعد حضور قبلہ نیاز بے نیاز قدس سرہٗ نے خود آپ کے کانوں میں اذان و تکبیر کہی اور کچھ الفاظ خاندانی آہستہ کان میں کہے جب عمر شریف نو مہینہ کی ہوگئی تو آپ باہر خانقاہ میں لائے جانے لگے۔ اس وقت خانقاہ شریف میں شاغلین، خلفاء مریدین، بدخشاں، افغانستان، بخارا سے بھری ہوئی تھی۔ حضرت تاج الاولیاءؒ ان ہی طالبان حق کی گود میں پرورش پانے لگے صرف دودھ پلانے اور رات کو سونے کیلئے زنان خانے میں بھیجد یا جاتا تھا۔ باقی اوقات ان ہی خلفاء کی گود میں رہتے تھے۔ وہ لوگ سب فارسی ہی میں بات کرتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے سب سے پہلے جو زبان کھولی تو زبان فارسی ہی میں۔ ذرا عمر بڑھی تو آپ مثل اہل زبان کے فارسی ہی بولنے لگے حتیٰ کہ لب و لہجہ تک آپ کا مثل اہل زبان فارس ہوگیا تھا آپ برابر شاغلین و یگانہ روزگار عالموں کی صحبت میں رہا کرتے تھے لہٰذا آپ کا وجود باجود ہر قسم کے اثرات کا متحمل ہوگیا۔

جب آپ کی عمر پانچ برس کی ہوئی تو ایک مرتبہ آپ اپنی گلی میں کھیل رہے تھے کہ یکا یک غائب ہوگئے تمام شہر میں تلاش ہوئی مگر کہیں پتہ نہ لگا بہت فکر و پریشانی ہوگئی۔ تیسرے روز بعد نماز فجر حضرت شاہ نیاز بے نیازؒ نے اپنے کشف سے معلوم کرکے فرمایا کہ دریائے نکٹیا کے

۱؎ تقویم کے حساب سے یکم صفر ۱۲۳۴ھ کو دوشنبہ تھا.

کنارے بیٹھے ہیں وہاں جاکر ان کو لیے آؤ چند غلام وہاں گئے تو آپ کو موجود پایا آپ اپنے آدمیوں کو دیکھ کر پہچان گئے اور فرمایا حضرت نے بلایا ہے اچھا چلو۔ ان ولایتیوں کے ساتھ خانقاہ میں تشریف لائے۔ اس گمشدگی میں کیا راز تھا اس کو حضور قبلہؒ ہی جانتے ہوں گے کہ آپ کو کون کہاں۔ کیوں لے گیا اور کس عالمِ قدس کی سیر کرا کے پھر واپس کردیئے گئے۔

آپ کے تشریف لانے کے بعد حضور قبلہؒ نے یہ معمول رکھا کہ ہر رات آپ کو اپنے سامنے بیٹھاتے اور پیشانی سے پیشانی ملا لیتے اس سے حضرت تھوڑی دیر میں سو جایا کرتے تھے۔ حضور قبلہؒ کے سامنے قریب دو گھنٹہ سوتے رہتے تھے یا بے حس و حرکت پڑے رہتے تھے۔ حضور قبلہ اپنی نظر فیض اثر سے آپ کو دیکھا کرتے تھے اس کے بعد آپ کے حکم سے کوئی گود میں اٹھا کر گھر میں پہونچا دیا کرتا تھا آپ کا سونا نہیں تھا بلکہ حضور قبلہؒ کی توجہ سے ایک قسم کی محویت تھی۔

جب آپ نو برس کے ہوئے تو حضور قبلہؒ نے ایک دن بطور مشغلہ فرمایا میاں تم کو ایک شغل بتاتے ہیں اس کو کرو۔ لہٰذا آپ کو شغلِ درود تعلیم فرمایا شام کو قوالی ہوئی آپ کو قوالی میں شغل کی جمعیت ہوکر رقت ہوئی تو خوانِ علوم مولوی عبد الطیف یارقندی جو حضور قبلہؒ کے خلیفہ تھے تو انھوں نے ارادہ کیا کہ آپ کو گود میں لے لیں تا کہ کہیں چوٹ نہ لگے مگر حضرت کے اثر سے مولوی صاحب نے وجد شروع کردیا اور اتنا ہوش نہ رہا کہ حضرت کو گود میں لے لیں ان کے بعد مخدوم عبد الشہید صاحب جو حضور قبلہؒ کے اجلا خلفا میں تھے انھوں نے چاہا کہ میں اپنی گود میں لوں ہاتھ لگاتے ہی ان کی بھی وہی حالت ہوگئی یعنی وجد و بے خودی۔

جب آپ کی عمر ۱۱ برس کی ہوگئی تو حضور قبلہؒ نے چلہ کشی کا حکم دیا حافظ رحمت خاں کا مقبرہ جو بریلی سے کافی دور جنگل میں واقع تھا اور نہایت وحشت ناک جگہ تھی، وہاں آپ کو چلہ کشی کیلئے بٹھا دیا گیا، آپ بیان فرماتے تھے کہ ایک روز میں ایک بالکل اندھیری جگہ میں بیٹھا تھا اور اپنا شغل کر رہا تھا مجھ کو اس وقت معلوم ہوا کہ ایک سانپ میرے سینے تک پہونچ چکا ہے میں نے خیال کیا کہ اگر ذرا جنبش کرتا ہوں تو یہ مجھے ڈس لیگا میں بالکل ساکت ہوکر دم بخود ہوگیا لہٰذا سانپ نیچے اتر کر چلا گیا اس طرح اکثر سانپ بہت بڑے بڑے آتے رہے مگر مجھے کچھ نقصان

نہیں پہونچا سکے جب چلہ کشی ختم ہونے میں صرف ۲ روز رہ گئے تو آخر رات میں جب میں شغل کی مشغولی میں تھا میرے سینے سے ایک شعاع آتشیں مشتعل ہوئی جو آسمان کی طرف چلی گئی۔ اس وقت مجھے یہ معلوم ہوا کہ میں اپنے جسم سے بالکل علیحدہ ہوگیا ہوں اس وجہ سے مجھے نہایت خوف معلوم ہوا دوسرے روز بھی یہ ہی حالت ہوئی اس کے بعد حضور قبلہؒ چلّہ پر تشریف لائے میں بہت لاغر ہوگیا تھا اور کمزور ہوگیا تھا چنانچہ مریدوں نے بغل میں ہاتھ دیکر مجھے لیکر حضور قبلہؒ کے پاس لائے اور آپ اپنے ساتھ مجھے خانقاہ میں لائے۔ مگر چند روز کے بعد جب ضعف کم ہوگیا پھر چلے کا حکم دیا اسی طرح آپ کو برابر چلہ کشی کا حکم دیتے رہے۔

بچپن میں مخدوم عبدالشہید صاحب بدخشانی اور مولوی عبدالطیف صاحب خوانِ علوم وغیرہ حضرات حضرت تاج الاولیاءؒ کو دریا کی سیر کروانے کی غرض سے قلعہ کے طرف برابر لیجایا کرتے تھے اتفاقاً ایک روز واپسی پر حضرت نیاز بے نیازؒ سے عرض کیا، آج یہ حالت ہوئی کہ صاحبزادے ارادہ اُڑنے کا کر رہے تھے۔ مگر ہم لوگوں نے آپ کو ہوا پر پرواز کرنے نہیں دیا خوف معلوم ہوا کہ کہیں گر نہ پڑیں۔ چلے جب ختم ہوگئے تو ایک روز حضور قبلہؒ نے فرمایا چلّے تو تم کر چکے اب تھوڑی سی محنت کر کے خاندانی وظائف کی زکواۃ دیدو تو بہتر ہے حضرت نے عرض کیا جو ارشاد ہوگا تعمیل کرونگا چنانچہ سب سے پہلے **حزب البحر** کی زکواۃ دی اس کے بعد **حرزِیمانی** کی زکواۃ کا ارادہ کیا اس کے لئے سامان مہیا کئے گئے۔ حضور قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اس زکواۃ کی تم کو ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں اپنی زکواۃ تم کو بخشتا ہوں، مگر چونکہ ارادہ کرلیا تھا اور لوازمات مہیا کئے جاچکے تھے آپ نے زکواۃ حرزیمانی (نورٌ علیٰ نور) بھی دیدی۔

بعد ریاضتِ شاقہ اور چلّہ ہائے متعددہ حضور قبلہؒ نے فرمایا میاں عمر تمہاری تیرہ برس کی ہوچکی اب مناسب ہے سلسلۂ عالیہ میں داخل ہو جاؤ فرمایا دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھو، حکم کی تعمیل کی پھر فرمایا دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرو تعمیل کی گئی اسکے بعد حضور قبلہؒ نے حضرت تاج الاولیاءؒ کو مرید کیا اور وہ دعائیں جو اپنے سجادہ کو بتائی جاتی ہیں وہ بتائیں، اس کے بعد آپ کو یہ خلافت نامہ عطا فرمایا۔

خلافت نامہ حضرت تاج الاویاءؒ
شاہ نظام الدین حسین صاحب قدس اسرارھم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

هٰذِهٖ شجرة قادريه فخريه اَصْلُهَا ثابتٌ و فرعُهَا فِی السَّمَاءِ

الحمد للّٰه الذی رفع غشاوة الغمة عن بصائر اهل الودادو و هذهم اللهبنورانبيائه و اولاياء الى اقوم مناهج الرشادوزكى نفوسهم عن الميل الى الدنيا حتى سلكواعلى طريق الزهادوحمى قلوبهم عن الزيغ الى الا وهام الباطلة بصحيح الا عتقادواوردهم منابٖل صفو اليقين حتىٰ التمست من بطونهم مادة الريب والعناد و سقاهم كئوسامتكا ثرة من كو اثرالمعارف بما ترادف عليهم من الامدادتعرف فى وجوههم نضرة النعيم المعرفة و بشرى الظفرالمرادونورى فى سرائرضمائرهم ان هذالرزقنا ماله من نفادهوالّٰلهزوالملكوت الموبدى والجبروت السرمدى القديم فى لا هوتته العظيم فى ها هوته ليس كمثله شئى وهوالسميع البصير الدائم فى ملكه و بقائه المنفرد فى ارضۂ و سمائه المتوحدفى علوه و كبريائه الذاكرلمن ذكره من اوليائه المجيب لمن تضرع اليه فى دعائه المجمل فى احسانه والائه المجمل فى امتنه و عطائه احمد على ما اعطانا تو فيق السلوك على طريق السدادواشكره على ما منعنا عن موجبات الابعادواشهان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له شهادة دائمةً الى

ابدالاباد واشهد ان محمدً اعبده و رسوله المبعوث الى كافة العباد اما
بعد فيقول افقير الحقير المعترف بالذنب والتقصير نياز احمد العلوى
القادرى ابن الحاجى محمد رحمة الله السهر ندى ان دعوة الخلق الى
الله العزيز الجليل الجميل الملك العلام موجبة لر فعة درجة الايمان
وكمال مرتبة الاسلام على ماوردفى الخبر عنه عليه والصلوة والسلام
والذى نفس محمد بيده ان احب عبادالله الذين يمشون فى العرض
بالوعظ والنصيحة و ان الاخ الاعزالمقبل على مولاه و طالبه فى دينه
ونياه نظام الدين حسين بلغه الله الى اقصئ مدارج العرفان والايمان
ورزقه كما هو حق اليقين والايقان قد جاء الينا والتمس منا تلقين
كلمه التوحيدو هدايه طريق الحق فهديناه صراطًا مستقيمًا و علمناه
من لدنعلماويقناه مثل ما تلقنا عن مشائخنا قوالقينا عليه ماأُلقى
علينا و بعدالمدة القليله وجدته زكيا تقيًا ذاكرًا شاغلا مراقبا مشا
هدًامواظبًا على الاعمال الحسنته المضيته مناكرًا عن الخصال
الذميمته الرديته متانسًابالله مستوحسًا عن ما سواه حاملًا للمعارف
والاسرارقابلا لقسمته الورثة النبى المختار على المستحقين اللائقين
من الصالحين الاخيار فاجزته اجازة شاملته علىّ الطرق كليا وامرته
باوخال المريدين بالبيعته فى اىّ طريق شاء من القادريته
والچشتيته النظاميته الفخريته والصابريته والنقشبنديته
والسهرورديته وبتلقينهم بالجهر والخفى فى اى مسلك اختاروجعلته

نائبًا عنيليرب المريدكن ويرشدهم كلمته الحق واعطيته الخلافته
والبسته خرقتها كما لبست خرقة الخلافته من يد شيخى و مرشدى
مولانا سيد العاشقين سيد المعشوقين فخرالدين محمد دهلوى رضى
الله عنه وهولبست خرقة الخلافته من يدابيه و شيخه شاه نظام
الدين اورنگابادى رضى الله عنه وهولبست خرقة الخلافته من يد
شيخه و مرشده شيخ المشائخ الشيخ كليم الله دهلوى رضى الله عنه
وهولبس خرقة الخلافته من يد شيخه و مرشده الشيخ محى الدين
يوسف يحيى مدنى رضى الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من يد
شيخه و مرشده الشيخ محمد رضى الله عنه وهولبس خرقة الخلافته
من يد شيخه و مرشده الشيخ محمد الحسن رضى الله عنه وهولبس
خرقة الخلافته من يد شيخه و مرشده محمد غياث نور بخش رضى
الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من يد شيخه و مرشده الشيخ محمد
على نور بخش رضى الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من يد شيخه و
مرشده الشيخ سيد محمد نور بخش رضى الله عنه وهولبس خرقة
الخلافته من يد شيخه و مرشده الشيخ خواجه اسحاق ختلانى رضى
الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من يد شيخه و مرشده الشيخ قطب
الاقطاب السيد على همدانى رضى الله عنه وهولبس خرقة الخلافته
من يد شيخه و مرشده الشيخ محمود رضى الله عنه وهولبس خرقة
الخلافته من يد شيخه و مرشده الشيخ علاوالدين ولد سمنانى رضى

الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده الشیخ
نورالدین رضی الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و
مرشده الشیخ احمد جورقانی رضی الله عنه وهولبس خرقة الخلافته
من ید شیخه و مرشده الشیخ رضی الدین عرف علی لالا رضی الله
عنه وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده الشیخ مجدالدین
رضی الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده الشیخ
نجم الدین الکبری رضی الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من ید
شیخه و مرشده الشیخ عمادالدین ماسرالاندلسی رضی الله عنه
وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده الشیخ محمد علی نور
بخش رضی الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده
الشیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاهرالسهروردی رضی الله عنه
وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده سید السادات قطب
الوجود مالک ازمنه المتفرقین زاس المحبوبین الجوهرالفرد سلاب
الاحوال قطب الاقطاب الغوث الاعظم السیّد محی الدین ابی محمد
عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی قدس سره وهولبس خرقة
الخلافته من ید شیخه و مرشده الشیخ المشائخ الامام الرفیق العارف
بالله مصلح الدین ابی سعید المبارک بن علی بن حسین المخزومی
قدس دره وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده الشیخ ابی
الحسن ابن محمد القریشی الهنکاری قدس سره وهولبس خرقة

الخلافته من ید شیخه و مرشده العارف بالله الشیخ ابی الفرج یوسف
الطرطوشی قدس سره وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و
مرشده الشیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبد العزیز الیمنی قدس سره
وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده الشیخ الکامل العارف
بالله ابی بکر عبد الله بن دلف حجد رالشبلی قدس سره وهولبس
خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده سید الطائفه حجته الدنیا
والدین الشیخ ابی القاسم ابن محمد جنید البغدادی قدس سره
وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده الشیخ ابی الحسین
سری السقطی قدس سره وهولبست خرقة الخلافته من ید شیخه و
مرشده الشیخ اسدالدین معروف الکرخی قدس سره و ایضا لبس
خرقة الخلافته من ید شیخ داود الطائی وهو من شیخ حبیب العجمی
وهو من خواجه حسن البصری وهو من حیدرالکرار (رضی الله عنهم)
وهولبس خرقة الخلافته من ید شیخه و مرشده الامام علی الرضا
رضی الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من یدابیه و شیخه الامام
موسی الکاظم رضی الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من یدابیه و
شیخه الامام جعفر الصادق رضی الله عنه وهولبس خرقة الخلافته
من یدابیه و شیخه الامام محمد الباقر رضی الله عنه وهولبس خرقة
الخلافته من یدابیه و شیخه سیّد الساجدین الامام زین العابدین
رضی الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من یدابیه و شیخه سید

الشهداء الامام حسين الشهيد بكربلا رضى الله عنه وهولبس خرقة الخلافته من يدابيه و شيخه و مرشده الشيخ اسدالله الغالب مطلوب كل طالب امير المومنين امام المسلمين على بن ابى طالب كرم الله وجهه وهولبس خرقة الخلافته من يد شيخه و مرشده سلطان الانبياء الدرة البيضاء سيّد المرسلين و خاتم النبيين محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهولبس خرقة الخلافته و خلعته النيابته من يد قدرة الله جل جلاله وعم نواله بوساطته روح الامين جبرئيلؑ بكمال الغروالاحتراموو صيته بالذكروالصلوة وان يامر نفسه بما امرالله و ينهى نفسه عما نهى الله وان يحب المساكين والفقراء ولا يصاحب السلاطين والا مراء وان يقين عبادالله كلمته الحق ويُعطے الخلافته لمن يستحقهايا ايهاالذين امنوااسمعواقولى هذاانهذاالرجل الصالح خليفتنا وانائبنافامره من امرنا من خالفه غيرحق فقد خالفنا ومن خالفنا فقد خالف شيخنا و مرشدنا الغوث الاعظم و جدنا حيدرالكراروومن خالفهما فقد خالف الله و رسوله المختاروالمخالف تالف والله علىٰ مانقول وكيل O (كراماتِ نظاميه، صفحه ۷۵.۷۹)

اس کے بعد حضور قبلہؒ نے فرمایا کہ طالبان خدا کو اور خلفاء کو لیکر توجہ دیا کرو۔ شام کو حضور قبلہؒ ملاحظہ فرماتے تھے کہ آج آپ کی نظر نے کتنا اثر ڈالا اور کیا کام کیا، جب عمر شریف پندرہ برس کی ہوئی تو آپ کی نظر میں اتنی تاثیر ہوگئی کہ کتنا ہی زبردست آدمی ہو وہ آپ کے سامنے نہیں بیٹھ سکتا تھا، ڈوبنے لگتا تھا اور چیخنے لگتا تھا۔

تحصیل علوم:۔ حضرت تاج الاولیاءؒ نے علوم ظاہری کی تکمیل مولانا مخدوم عبدالشہید صاحب بدخشانی اور مولانا مولوی عبیداللہ صاحبؒ بدخشانی سے لی تصوف و علم سینہ بہ سینہ اپنے والد پیر و مرشد حضور قبلہؒ قدس سرہٗ سے حاصل کیا۔

جب حضرت کی عمر ۱۵ برس کی ہوئی تو ایک تاریخ مُعین کر کے حضور قبلہؒ نے اپنے تمام خلفاء مریدین اور معززین شہر کو جمع کیا اور حضرت کو اپنی مسند شریف پر بٹھا کر اپنا جانشین کیا اور سر مبارک سے اپنی دستار اتار کر حضرت کے سر پر رکھی اور مسند کے سامنے کھڑے ہو کر دو روپیہ نذر کئے اور فرمایا کہ یہ دو روپے وہ ہیں جو مولانا فخر صاحب قدس سرہٗ نے دستار خلافت اور عطائے سجادگی کے وقت مجھکو دیئے تھے۔

اس کے بعد مجمع کی طرف خطاب کر کے فرمایا ''جو ہمارا مرید اور خلیفہ ہے آج سے وہ اپنے کو ان کا مرید اور خلیفہ سمجھے اب آئندہ کسی کو ان سے دعوئ پیر بھائی ہونے کا نہ ہوسکتا ہے۔ عطائے سجادگی کے بعد تا حیات ظاہری حضور قبلہؒ نے کسی کو مرید نہیں کیا جو مرید ہونے آتا اس کو حضرت کا مرید کروا دیتے تھے اور سجادگی کے بعد سے حضرت کو مسند پر بٹھاتے اور خود قریب مسند تشریف رکھتے خلیفہ شاہ فضل کریم صاحب سے روایت ہے کہ بہ روز وصال حضور قبلہؒ کو غشی اور ربودگی اور استغراق بہت زیادہ بڑھ گیا تھا اسی حالت میں حضور قبلہؒ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے مگر زبان سے کچھ نہ فرمایا یہ دیکھ کر اس وقت جو خلفاء حاضر تھے انھوں نے کہا کہ یہ ہی وقت قسمت آزمائی کا ہے۔ حضور کے دونوں ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں وہ معانقہ کیلئے پھیلے ہوئے ہیں ہم لوگوں کو جانا چاہئے اور نعمت حاصل کرنا چاہئے لہٰذا ہر ایک باری باری دونوں ہاتھ کے درمیان آتا تھا مگر آپ سب کو ہٹا دیا کرتے تھے۔ آخر میں حضرت تاج الاولیاءؒ تشریف لے گئے تو حضور قبلہؒ نے ان سے معانقہ کر کے دونوں ہاتھ سے اپنے سینے سے لپٹا لیا اور سینے سے لگا کر تمام نعمت باطنی اور اسرار مخفیہ جو ودیعت تھے سب حضرت تاج الاولیاءؒ کے سینۂ مبارک میں تفویض

فرمادیئے۔اس فیضان رسانی سے حضرت تاج الاولیاءؒ بے ہوش ہو گئے حضرت سینے سے لگے ہوئے تھے کہ حضور قبلہؒ کا وصال ہوگیا مگر حضور قبلہؒ کے ہاتھ بہت مضبوطی سے حضرت تاج الاولیاءؒ کو پکڑے ہوئے تھے کہ چھڑانا مشکل تھا اسوقت سب کو یہ خیال ہوا کہ شاید حضرت بھی ساتھ حضور قبلہؒ کے ساتھ تشریف لے گئے نبض دیکھنے سے اطمنان ہوا سب نے یہ سمجھ لیا کہ بعد تکمیل فیضان خود بخود علیحدہ ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا جب آپ خود بخود علیحدہ ہو گئے عرصے کے بعد حضرت کو ہوش آیا۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ ولی مادرزاد ،محرم اسرار ،معدنِ انوار،صاحب کشف وکرامات تھے اگر آپ کو شمع بزم ،صوفیائے چراغ ،حلقۂ چشتیاں کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔بچپن کی عمر میں بھی آپ سے کرامات وخرق و عادات صادر ہوا کرتے تھے۔مخلوق خدا آپ کی تعظیم وتکریم میں مبالغہ کرتی تھی۔حضور قبلہؒ نے صاحبزادے کے لئے بشارت دی تھی کہ یہ لڑکا قطب وقت ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ نے سات برس کی عمر میں قرآن شریف ختم کرلیا ۱۵ ربرس کی عمر میں تمام علوم متداولہ کی تکمیل حاصل کرلی تھی۔

بعد وصال حضور قبلہؒ ،حضرت تاج الاولیاء رحمت اللہ علیہ نے کے مزار کے سامنے ایک شامیانہ لگوایا اور تمام خلفاء ومریدین حاضرین کو اکٹھا فرمایا اور حکم دیا کہ تم سب مل کر مجھ پر توجہ کرو۔ چنانچہ روزانہ رات سے صبح تک یہ محفل رہتی تھی تمام رات میں صرف ایک پیالی چائے کی دی جاتی تھی دوران محفل حضور قبلہؒ کے کسی شعر کے معنی ومطلب پر لوگوں کو غور کرایا جاتا تھا اور یہ دیکھا جاتا تھا کہ کس کا ذوق سخن اور فہم ولایت کتنا ہے اس کے دماغ کی رسائی کہاں تک ہے پھر اپنے اپنے شغل میں سب محو ہو جاتے صبح تک یہ ہی حالت رہتی۔ان دنوں حضرت نے غذا بالکل ترک کردی تھی۔صرف دوانڈوں کی زردی بریاں استعمال میں آتی تھی۔اسی طرح تین سال کامل کچھ نہ کھایا سات سال تمام رات متوسلین کی تربیت فرماتے رہتے تھے صرف دو پہر میں ایک گھنٹہ آرام فرماتے تھے۔ بڑے بڑے خلفاء جن کی نگاہ کے اثر سے پچاس ساٹھ آدمی بے خودی وبیہوش

ہو جاتے تھے۔ان سب کی مجموعی توجہ حضرت پر کچھ اثر نہیں کرتی تھی۔یہ تمام ریاضت وحصول کمال عرفان اپنی خوشی سے کرتے تھے دن رات خانقاہ میں تشریف رکھتے تھے،ساٹھ برس رات کو نہیں سوئے۔

صورت وسیرت:۔آپ کے چہرۂ اقدس سے وجاہت اور ہیبت حق ظاہر ہوتی تھی رنگ سرخ وسفید تھا شریں کلامی آپ کی مشہور تھی ریش مبارک بہت خوبصورت گیسوئے مشکیں ابر میں چاند سا معلوم ہوتا تھا،آپ کی محفل میں ہر امیر وغریب کے ساتھ برابر کا سلوک ہوتا تھا۔جلالت اور ہیبت کی وجہ سے والیان ملک اور معزز وباوقار لوگوں کو آپ کے سامنے بات کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔آپ کی مجلس میں ہر وقت امراء غرباء طالبان حق حاضر رہتے تھے۔اہل غرض اپنے مقاصد کو شاغلیں اور طالبین اپنے مقاصد کو پہونچتے تھے اور فتوحات باطنی سے مالا مال ہوتے رہتے تھے۔

آپ اکثر بحیلۂ شکار جنگل میں یا شکار ماہی کے لئے دریا پر تشریف لے جاتے تھے۔ جب شکار پر تشریف لے جاتے تو کئی کئی ہاتھی،اونٹ،گھوڑے،چھکڑے،شامیانے،چھولداریاں اور سب طرح کا سامان شکار اور کھانے پینے کا سامان ساتھ ہوتا تھا اور چالیس پچاس خدام مریدین ہمراہ ہوتے تھے لباس فاخرہ پسند فرماتے تھے جو بہت قیمتی ہوتا تھا۔چوغے ہزاروں روپہ کے ہوتے تھے جو زیب بدن فرماتے تھے۔کھانا بھی نہایت اچھا نوش فرماتے تھے۔بعض وقت سنت نبویؐ اور شان ولایت کا ظہور بھی ہوتا تھا گھر میں کچھ نہ ہوتا تھا صرف اُبلے ہوئے چنوں پر گذر ہوتی تھی۔خانقاہ نیاز یہ صرف توکل پر تھی کسی قسم کی آمدنی نہیں تھی۔جب فاقہ ہوتا تھا تمام خانقاہ ہی نوکر چاکر بیل گھوڑے مرغ وکبوتر سب کا ہی فاقہ ہوتا تھا اور جب فتوحات آجاتے تھے تو سوسو آدمی جو خانقاہ میں ہمیشہ مقیم ہوتے تھے دونوں وقت کا لنگر خانے سے سیر ہو کر کھاتے تھے۔

لوگ ضرورت کے وقت ہزاروں روپیہ کے قرض کے نام سے لے جاتے تھے۔
اور باوجود روزانہ حاضری کے کبھی قرض ادا کرنا تو درکنار معذرت تک نہیں کرتے۔ اگر حضرت کو
کوئی خادم یاد دلاتا تو فرماتے کہ فقیر کے گھر سے کوئی محروم نہیں جاتا دنیا والے دنیا لے جاتے ہیں
دین والے دین لے جاتے ہیں طالب حق دولت عرفاں لے جاتے ہیں ہر شخص کی مقصد براری
فقیر کے گھر سے ہوتی ہے۔ حضرت امام السالکینؒ کا شعر ہے ؎

سر میکدہ بادہ خواری میں گذری
پس میکدہ شرمساری میں گذری

فقر و درویشی کے باوجود مزاج شاہانہ رکھتے تھے۔ بہترین نسل کے گھوڑے، رتھ کیلئے شاندار
بیل۔ اسی طرح اصل مرغ و کبوتر پلے رہتے تھے۔ جس مجلس میں آپ تشریف لے جاتے بالکل سکوت
طاری ہو جاتا تھا۔ اور ہر شخص آپ کے چہرے کی جاذبیت میں محو ہو جاتا تھا سادات کی بہت تعظیم و تکریم
فرماتے تھے محبت اہلبیت کو ضروری جانتے تھے یہ بات کسی دوسرے سے ممکن نہ ہو سکتی تھی۔

حضرت تاج الاولیاء رحمت اللہ علیہ کو تمام علوم وفنون میں مہارت حاصل تھی کوئی علم وفن
ایسا نہ تھا جس کی اصلیت کی واقفیت نہ رکھتے ہوں۔

تبحر علوم ظاہری کا یہ عالم تھا کہ آپ کو فقہ کے جزیات پر کامل عبور تھا۔ تفسیر وحدیث میں
مہارت کلی تھی۔ منطق وفلسفہ وغیرہ کا مکمل علم رکھتے تھے۔ فارسی اور عربی زبانیں بالکل اہل زبان کے
لہجہ میں بولتے تھے۔ خوش نویسی میں یکتائے روزگار تھے۔ جو رموز خوش نویسی کے متعلق ہیں ان سب
کے آپ ماہر تھے۔ فن سپہگری مثلاً بانک بنوٹ، شمشیر زنی، تیراندازی، کشتی کے تمام داؤ پیچ، بندوق کی
نشانہ بازی میں کبھی آپ کا نشانہ خطا نہیں ہوتا تھا، اڑتے پرندوں کا آسانی سے شکار کر لیتے تھے۔

علوم موسیقی کے جتنے اقسام ہیں سب میں آپ ماہر تھے۔ اس دور کے بڑے بڑے اہل
فن آپ کے سامنے گانے میں ڈرتے تھے۔ تیرنے میں کمال حاصل تھا۔ عطر شناسی میں آپ کو

ید طولیٰ حاصل تھا اکثر چند قسم کے عطریات کا مجموعہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا تو ہر عطر کا نام
اور وزن تک بتادیا کرتے تھے۔ اور ان میں جو نقص ہے اس کو بھی بتا دیتے تھے۔ شکار جنگلی
حیوانات و مچھلی وغیرہ کے جتنے اقسام و تدبیریں ہیں سب کو خوب جانتے تھے عملیات تو گھر کی چیز
تھی شہسواری میں آپ لاثانی تھے۔

گھوڑوں کے عیب و ہنر اور ان کی ہر بیماری اور اس کے علاج سے آپ واقف تھے۔
غرض حضرت اپنے کو ان ہی مشاغل میں چھپائے رکھتے تھے، باوجودیکہ طالب کے باطنی حال
اور شغل و اشغال سے آپ واقف رہتے تھے۔ بہ ہر کارے کہ باشی با خدا باش پر
پوری طرح کاربند تھے۔

آپ کے مریدین وخُلفاء

حضور قبلہؒ کی طرح آپ کے بھی مریدین وخلفاء کی کوئی حد نہیں تھی، کئی لاکھ تھے۔
بڑے بڑے خلفاء جو صاحب کشف کرامات تھے آپ کے سامنے ہی انتقال کر گئے، بہت سے
خلفاء غیر ملکوں میں ایسے بھی ہیں کہ انکا کچھ پتہ معلوم نہیں۔ کچھ خلفاء ایسے بھی تھے کہ ان کو بہت
جلد مرتبہ کمال تک پہونچادیا۔ اور پھر اسی وقت خلافت عطا فرمادی اور فوراً رخصت کردیا چنانچہ
ایک پنجابی مولوی صاحب تھے جنھوں نے حضرت سے دو دن تک مسئلہ وحدت الوجود پر بحث کی
آخر کار مولوی صاحب قائیل ہوئے اور مرید ہوئے اسی وقت حضرت نے انکی تکمیلِ باطنی کردی
اور خلافت دیکر رخصت کردیا۔

اسی طرح نواب عبدالعلی خان کے رشتہ دار حاجی عبدالرحمٰن خانصاحب کو دو گھنٹہ میں
ابتدا سے انتہا تک پہونچادیا اور خلافت اور اجازت سے مشرف فرمایا اسی طرح حضرت
مولانا سید فخر الدین فخر جہاں رحمت اللہ علیہ کے پوتے شاہ نظام الدین صاحب رحمت اللہ علیہ کو

ایک ہی ہفتہ میں مرتبہ کمال تک پہونچا دیا خلافت اور اجازتِ بیعت عطا فرما کر رخصت کر دیا۔

طبقۂ اجنّا میں بھی کثرت سے جنّات داخل سلسلہ ہوئے۔

علاوہ ہندوستان کے زیادہ تر خلفاء غیر ممالک مثلاً ایران، اصفہان، کابل، بدخشاں بخارا، مصر، مکہ مکرمہ میں تھے۔

چند اسمائے خلفائے حضرت تاج الاولیاء رحمت اللہ علیہ

نمبر	نام	مقام
۱۔	سراج السالکین حضرت محی الدین احمدؒ سجادہ نشین خانقاہ نیازیہ	بریلی شریف
۲۔	مولوی محمد ظریف صاحب ولایتی	گوالیار
۳۔	مولوی نصر اللہ صاحب	گوالیار
۴۔	منشی علی احمد صاحب	گوالیار
۵۔	سید حسین شاہ صاحب	مدراس
۶۔	قاضی محمد نظر صاحب	کانپور
۷۔	مولوی محمدی شاہ صاحب ولایتی مصدقہ حضرت تاج الاولیاء	الہٰ آباد
۸۔	سید مظفر علی شاہ صاحب	آگرہ
۹۔	مولوی محمد فضل کریم صاحبؒ (والد مولوی قطب الدین نیازی صاحب)	غازیپور
۱۰۔	مجنون شاہ صاحبؒ	کابل
۱۱۔	سعید اللہ صاحب ولایتی	نامعلوم
۱۲۔	قاری آغا صفر صاحب کابلی	کابل
۱۳۔	آغا احمد علی صاحب ایرانی	کانپور
۱۴۔	مولوی عبید اللہ صاحب بدخشانی	بریلی شریف
۱۵۔	مولوی محمد سمیع صاحب (مرید حضور قبلہؒ خلافت حضرت تاج الاولیاءؒ نے دی)	نہ معلوم

نمبر	نام	مقام
۱۶۔	ملاّ قربان علی درّوازی	::
۱۷۔	سید امیر علی شاہ	آگرہ
۱۸۔	مولوی ظہور الحق صاحب	رامپور
۱۹۔	نجف علی صاحب	میرٹھ
۲۰۔	سید اکبر علی صاحب	بریلی شریف
۲۱۔	مرزا آغا محمد صاحب	ــب پور
۲۲۔	سید قربان شاہ	راج گڑھ بھوپال
۲۳۔	سید وصی علی شاہ	سندیلہ
۲۴۔	مولوی محمد فائق صاحب (مصنف کرامات نظامیہ)	فتح پور ہسوہ
۲۵۔	مولوی عبد الخالق صاحب	خجندی
۲۶۔	آغا درویش محمد صاحب ایرانی	کانپور
۲۷۔	مصائب علی شاہ صاحب	نگینہ
۲۸۔	ناظر شمس الدین صاحب	پیشاور
۲۹۔	نواب سلامت اللہ خاں صاحب	رامپور
۳۰۔	گلاب شاہ صاحب ولایتی	لکھنؤ
۳۱۔	بابو میاں سید مشائخ	نہ معلوم
۳۲۔	نواب عبد العلی صاحب	جاورہ
۳۳۔	خیرات علی صاحب	صفی پور
۳۴۔	یعقوب علی خانصاحب	قصبہ شاہی
۳۵۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین صاحب نبیر ہ حضرت فخر صاحب قدس سرہٗ	دہلی

۳۶۔ عبداللہ شاہ صاحب		دریائے کٹک
۳۷۔ ڈاکٹر سدیدالدین صاحب		بہار
۳۸۔ مولوی ابوالحسن صاحب		پٹنہ
۳۹۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب		پنجاب
۴۰۔ مولوی غلام شرف صاحب	قصبہ کھیڑی	سہارنپور
۴۱۔ فیض علی خان صاحب		سہارنپور
۴۲۔ صاحبزادہ سید احسان علی صاحب		اجمیر شریف
۴۳۔ حاجی عبدالصمد صاحب		کشمیر
۴۴۔ آغا احمد علی شاہ صاحب		پنجاب
۴۵۔ آغا احمد شاہ صاحب ترکی		ترکی
۴۶۔ مولوی فضل عالم صاحب		بچھڑایوں
۴۷۔ مسکین شاہ صاحب (دوبارہ خلافت عطا کی)		جے پور
۴۸۔ مولوی سدیدالدین صاحب	مہکاری ضلع	پٹنہ

معمولات حضرت تاج الاولیاء قدسرہٗ

آپ قطب وقت اکبر مشائخ روزگارِ عالم علم ظاہری اور باطنی واقف رموزِ صوری ومعنوی زہد وورع۔ اور علم سلوک میں بے نظیر تھے آپ زبدۃ اولیائے کرام عمود ومشائخ عظام صاحب کشف وکرامات علم معرفت میں کامل علوم ظاہری میں کامل، مشائخ وقت آپ کو عزت ووقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کے ساتھ تعظیم وتکریم کے ساتھ پیش آتے تھے تربیت وتعلیم طریقت مریدان میں دست گاہ کامل حاصل تھی۔ پیران طریقت کے عرائس کی مجلس میں شرکت فرماتے تھے اور خود بھی عرس کیا کرتے تھے عرس میں جو خاص وعام حاضر ہوتے تھے سب کو یکساں بہترین کھانے کھلائے جاتے تھے کھانا کھلانے میں تخصیص امیر وغریب عام وخاص کی نہ تھی، حتیٰ کہ بہشتی نوکر، چاکر، عہدہ داروں، والیان ریاست سب کو ایک سا کھانا دیا جاتا تھا۔

ایک مولوی صاحب نے پوچھا آپ سماع سنتے ہیں اس میں کیا اسرار ہیں۔ فرمایا اس کے اسرار بیان میں نہیں آسکتے۔ اصحاب کبار اور تمام اولیائے عظام وپیرانِ طریقت نے سنا ہے ہے لہٰذا میں بھی ان کی سنت سمجھ کر سنتا ہوں۔ اور یہ اسرار الٰہی ہے ہر شخص میں اس کے سننے کی قابلیت نہیں ہوتی اگر اسرار کسی پر کھل جائیں تو ایک لحظہ بھی بے شغل سماع نہ رہے۔ جب کبھی آپ کو کیف ہوتا تو حاضرین کیف میں بے خود ہوجاتے تھے۔

اگرچہ آپ امیرانہ وشاہانہ زندگی بسر کرتے تھے مگر چونکہ خانقاہ محض توکل پر چلتی تھی اس لئے اکثر فاقوں کی بھی نوبت آجایا کرتی تھی۔ جب فاقہ ہوتا تھا تو آپ بہت خوش ہوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ آج فقیر کا گھر اہلبیت نبوی ؐ کا سا گھر ہے۔ جس روز یا جتنے دن فاقہ ہوتا تھا تو گھوڑوں، بیلوں، مرغوں، کبوتروں، مرد، عورت، سب کا فاقہ ہوتا تھا سب صابر وشاکر رہتے تھے۔ ایک صاحب کا بیان ہے کہ میں خانقاہ میں حاضر تھا۔ معلوم ہوا کہ آج خانقاہ میں فاقہ ہے، جانوروں تک کو دانہ نہیں دیا گیا ہے چونکہ مجھے کبوتروں کا بہت شوق ہے لہٰذا میں نے سوچا کہ کم ازکم

کبوتروں کے لئے بازار سے دانہ لاکران کو کھلاؤں۔ چنانچہ بازار سے دانہ لاکر کبوتروں کے آگے ڈالدیا۔ مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ باوجود بھوکے ہونے کے دانوں کی طرف توجہ نہیں کی یہ دیکھکر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی اس کے بعد جب میں حضرت کی خدمت میں گیا تو میں نے پانچ روپہ نذر کیے آپ نے قبول فرمالئے اور فیض اللہ خاں باورچی کو دیئے اور فرمایا اس سے کھانے کا انتظام کرو۔ چنانچہ جب سب کھارہے تھے میں نے جاکر کبوتروں کو دیکھا وہ سب دانہ چگ رہے تھے۔ حضرت کے جانوروں میں بھی یہ شان محبت تھی۔ آج کل ہم لوگ اگر بھوکے رہیں اور خانقاہ میں فاقہ ہو تو بازار میں جاکر خود کھا آئیں گویا حضرت تاج الاولیاء کے جانوروں سے بھی ہماری حالت بدتر ہے۔

حضور تاج الاولیاء کا یہ معمول تھا کہ رات کو ایک بجے حویلی میں تشریف لے جاتے تھے اور تھوڑی دیر آرام فرماتے تھے پھر اٹھ کر عبادت واشغال میں صبح تک مشغول رہتے تھے۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ بعد نماز صبح پھر خانقاہ میں تشریف لے آتے تھے۔ اور ۱۱ بجے جب تک تمام خانقاہ ہی کھانا کھاچکتے تو آپ بھی خواص حاضرین خانقاہ کے ساتھ باورچی خانے سے کھانا منگا کر تناول فرماتے تھے۔ اس کے بعد حویلی میں تشریف لے جاتے تھے۔ پھر چار بجے خانقاہ میں تشریف لاتے دونوں وقت پہلے آستانہ مبارک حضور قبلہ کو بوسہ دیتے تھے اور دیر تک فاتحہ پڑھتے تھے اور ہاتھ جو کہ دعا کیلئے اٹھاتے اس کو اپنے تمام جسم پر ملتے اس کے بعد مسندِ مبارک پر جلوہ افروز ہوتے اور حاضرین میں سے جو مطالب اور سوالات کرتے ان کو ان کی فہم کے مطابق جواب نہایت شیریں کلامی سے دیتے اکثر نمازِ مغرب کا وقت ہو جاتا تو نماز مغرب خانقاہ ہی میں ادا فرماتے کبھی حویلی میں ادا فرماتے۔ امامت کی خواہش خود کبھی نہیں فرماتے لوگوں کے اصرار سے کبھی پڑھادیتے تھے پھر حویلی میں تشریف لے جاتے گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد تشریف لاتے مسند پر کبھی بے وضو نہیں بیٹھتے تھے جب تک محفلِ سماع میں تشریف رکھتے ایک نشست سے بیٹھتے کبھی پہلو یا زانوں نہیں بدلتے تھے۔

کشف وکرامات

حضرت تاج الاولیاء غریب نواز رضی اللہ عنہ بہت بڑے صاحب کشف وکرامات اور مظہر خوارق عادات تھے خانقاہ شریف میں کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا جس میں آپ کے خوارق صادر نہ ہوتے ہوں اور کچھ خانقاہ ہی پر منحصر نہ تھا غائبانہ بھی مریدوں اور عقیدت مندوں کی جہاں بھی وہ رہتے تھے ان کی ہر مشکل اور پریشانی میں دستگری کرتے تھے حضور قبلہؒ کے اس شعر پر کاربند تھے ؎

اے طالبان ائے طالبان من بہ شماہر جاستم — ہم جلوہ گر دردیدہا ہم مضمر دلہاستم

این دوری ومہجوریم از وہم پنداز شماست — درنسبت خود بہ شما دریا و موج اساستم

جیسا کہ لکھا جاچکا ہے کہ آپکے مریدین، ایران، افغانستان، ترکی، کابل بدخشاں، بخارا، مکہ شریف، مدینہ شریف، مصروشام وغیرہ میں تھے ہر ایک کے ساتھ جو جو دستگیریاں کیں وہ اگر بیان کی جائیں تو یہ تذکرہ بہت ضخیم ہو جائیگا اور نہ اب وہ لوگ باقی ہیں، نہ ان کے بیانات مل سکتے ہیں نہ بہت سوں کا حال معلوم ہے چند کرامتیں مشتے نمونہ از خروارے بغرض آگاہی اہل سلسلہ تحریر کیے جاتے ہیں۔ وماتوفیقی الاباللہ

☆ زمانہ غدر میں ایک مرتبہ حضرت تاج الاولیاء بغرض شکار علاقہ ریاست رامپور تشریف لے گئے شام ہونے کی وجہ سے بریلی کے قریب ایک گاؤں میں قیام فرمایا رات کے وقت ایک ہندو عورت کے رونے پیٹنے کی آواز آپ نے سنی فرمایا جاؤ دیکھو یہ عورت کیوں رو رہی ہے۔ چند غلام گئے اور تحقیقات کی واپس آکر عرض کیا کہ ایک عورت جو گھوسن ہے جس کے کئی بچے پیدا ہوئے اور مر گئے صرف ایک لڑکا بچا تھا وہ بھی ابھی مرگیا اس کے رنج میں یہ عورت رو رہی ہے فرمایا اس عورت کو میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ آئی اس سے آپنے فرمایا نہ رو تیرے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ زندہ رہیگا تو پریشان نہ ہو۔ چنانچہ اسی ماہ میں اس کے حمل رہا اور ایک سال بھی نہ ہوا تھا کہ اسکے

لڑکا پیدا ہوا وہ عورت اپنے بچے کولیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہ وہی بچہ ہے جو آپ کی دعا سے پیدا ہوا ہے میں نے اب تک اس کا نام نہیں رکھا آپ ہی اس کا نام رکھد یجئے حضرت نے اس کا نام رام سہائے رکھدیا وہ لڑکا زندہ رہا اور صاحب اولاد ہوا۔

☆ رفعت اللہ ساکن مراد آباد حضرت کے عقیدت مند مریدوں میں تھے محکمۂ بندوبست رامپور میں چپراسی تھے۔ منشی الطاف حسین بھی حضرت کے مریدوں میں سے تھے جن کو حضرت ہی نے نواب رامپور سے فرما کر منیم بندوبست کرایا تھا۔ باوجود اس کے کہ یہ خوب جانتے تھے کہ رفعت اللہ ان کا پیر بھائی ہے مگر اس سے بلا وجہ ناراض ہو کر نوکری سے علیحدہ کروادیا۔ انھوں نے بریلی شریف حاضر ہو کر منشی الطاف حسین کی شکایت کی کہ بلا وجہ مجھے نوکری سے نکالدیا۔ میرے بال بچے فاقہ سے مر رہے ہیں حضرت نے فرمایا اگر یہ بات سچ ہے کہ الطاف حسین نے تم کو بلا وجہ برطرف کردیا ہے تو وہ کیا تجھ کو برطرف کرینگے خود ہی نوکری سے نکالدیئے جائیں گے چنانچہ تھوڑے دن کے بعد معلوم ہوا کہ رفعت اللہ بحال ہو گئے اور منشی الطاف حسین کی نوکری ختم ہوگئی۔

☆ کرامت یا کشف :۔ اللہ نے خوشبو کیلئے حضرت کو خاص ملکہ عطا فرمایا تھا لہٰذا حضرت کو عطر کا بہت شوق تھا ایک بہت بڑا لکڑی کا صندوق تھا۔ جس میں بہت بڑی بڑی بوتلیں نفیس اور اور بیش قیمتی عطروں سے ہر وقت بھری رہتی تھیں اگر کوئی شخص پانچ چھ عطروں کا مجموعہ تیار کر کے آپ کے پاس لاتا تو حضرت سونگ سونگ کر ہر عطر کا نام بتادیتے تھے اور نہ صرف نام بتاتے بلکہ اسکا وزن بھی فرمادیا کرتے تھے اور ان میں جو جو نقایص یا خوبیاں ہوتیں وہ بھی واضح طور سے فرمادیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عطر ساز اپنے خیال میں عمدہ عمدہ عطریات کا مجموعہ تیار کر کے لایا حضرت نے اس کو سونگ کر بہت تعریف کی مگر یہ فرمایا کہ فلاں عطر میں جو اس میں ملایا گیا ہے اسمیں پنڈول کی بو آتی ہے عطر فروش نے کہا عطر کو پنڈول سے کیا واسطہ فرمایا تم غلط کہتے ہو اس عطر میں ضرور پنڈول کا اثر ہے غور کرو جب تھوڑی دیر سوچا تو عرض کیا کہ حضرت نے

ٹھیک فرمایا۔ اب یاد آیا کہ میری ماں نے پنڈول سے میرے مکان کی زمین اور دیواروں کو لیپا تھا اور اسی روز عطر تیار کیا تھا میں نے اس عطر کا برتن اسی مکان کی طاق میں رکھدیا تھا اسی پنڈول کا اثر اس عطر میں آگیا ہوگا حضرت نے فرمایا دیکھو ثابت ہوگیا کہ عطر میں پنڈول کا اثر ہے اور اسی کی بو ہے۔ عطر ساز نے عرض کیا کہ حضور میں نے ایسا دماغ کسی انسان میں نہ سنا نہ دیکھا ایسے واقعات کئی مرتبہ پیش آئے۔

☆ ایک قنوج کے خاندانی عطر فروش آپ کی عطر شناسی اور اعلیٰ دماغی کا حال سن کر، امتحان کیلئے ہر قسم کے عطر کا ایک بہترین مجموعہ بنا کر لائے اور حضرت کو پیش کیا اور عرض کیا کہ حضرت بتائیں کہ اس میں کون کون سے عطر کس کس قسم کے اور کتنے کتنے شامل ہیں۔ حضرت نے سونگھ کر فرمایا کہ محض عطر کے نام اور وزن ہی بتاؤں یا جو ان میں خرابیاں ہیں ان کو بھی بتادوں اسکے بعد حضرت نے ہر عطر کا نام اور وزن بھی بتادیا پھر فرمایا فلاں عطر جو اس میں ہے اس سے کچھ پیاز کی بو آتی ہے سوچ کر بتاؤ کہ یہ بات صحیح ہے یا نہیں وہ پیروں پر گر گیا اور عرض کیا واقعی اس پھول کے تختہ میں جو پانی دیا جاتا تھا وہ پانی پیاز کی کیاریوں سے ہو کر آتا تھا یہ کہکر عطر ساز نے عرض کیا کہ حضور یہ دماغ کا کام نہیں ہے یہ آپ کا کشف ہے اور کرامت ہے ورنہ ایسا دماغ جو گذشتہ حالات کو جانے اب تک کوئی پیدا نہیں ہوا نہ ہوسکتا ہے۔ فقط عطر شناسی کا ہی یہ عالم نہ تھا بلکہ ہر علم وفن میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ جواہرات کے پرکھنے کا یہ حال تھا کہ جب آپ کی چشم ظاہری نہ تھی کہ ایک مرتبہ ایک بڑا خاندانی جوہری مصنوعی نگینوں کی انگوٹھیاں اصلی جواہرات کی انگوٹھیوں کے ساتھ ملا کر لایا اور حضرت سے عرض کیا کہ یہ سب بہت بیش قیمت جواہرات کی انگوٹھیاں ہیں حضرت نے فرمایا اب میری نظر کام نہیں دیتی میں کیا دیکھو تم ننھے میاں (حضرت سراج السالکینؒ) کو دکھاؤ وہ ہی کوئی پسند کریں گے اس نے کہا کہ حضرت میں تو صرف آپ کو دکھانے کے لئے اتنی دور سے آیا ہوں حضرت نے فرمایا اگر صرف مجھے دکھانے کو لائے ہو تو لاؤ

دکھاؤ چنانچہ ایک ایک کر کے اس نے ساری انگوٹھیاں اصلی اور مصنوعی پیش کیں ۔حضرت نے انہیں چھانٹ کر علیحدہ علیحدہ رکھ دیا منجملہ قیمتی جواہر کی ایک انگوٹھی جو اصلی نگینے کی تھی پسند فرمائی ۔فرمایا جو اس کی قیمت ہو وہ لے لو تو جوہری نے عرض کیا حضرت اس انگوٹھی کو فلاں صاحب نے پسند کرلیا ہے میں اس سے بہتر نگینہ کی اسی قیمت کی پیش کرتا ہوں فرمایا لاؤ میرے ہاتھ میں دو ہاتھ میں لیتے ہی فرمایا یہ مصنوعی نگ ہے اور فلاں ترکیب سے تم نے اس کو بنایا ہے اس کو ان صاحب کو دیدینا وہ نہیں پہچان سکتے پھر ہر انگوٹھی کے نگ کو بتایا کہ یہ ہیرا ہے یہ پکھراج ہے یہ نیلم ہے اس کا فلاں نام ہے اسکا فلاں نام ہے یہ نگینہ اصلی ہے یہ نگینہ نقلی ہے اور اس ترکیب سے بنایا گیا ہے یہ ساری باتیں صرف دست مبارک میں لیکر بتائیں کیونکہ چشم ظاہر سے بالکل نہیں دیکھ سکتے تھے ۔حضرت کی ساری باتوں کی تصدیق جوہری نے کی ۔

☆ سید حسین شاہ صاحب جو حضرت تاج الاولیاء رحمت اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور بڑے سیاح تھے تمام دنیا ن کی سیاحت کر چکے تھے اور بہت سے پیغمبرو ں کے مزارات کی زیارت کر چکے تھے دوران سفر جب ملک روم کو جار ہے تھے تو ایک ایسے ریگستان میں پہنچ گئے کہ اس سے نکلنا دشوار تھا ریت کے پہاڑ چاروں طرف گھرے ہوئے تھے کسی طرف راستہ نہیں ملتا تھا دھوپ کی ایسی شدت تھی کہ تپش سے ہر ذرہ آگ بن گیا تھا تین روز متواتر اسی حالت میں بے آب ودانہ اسی ریگستان میں پھرتے رہے جب بھوک و پیاس سے جاں بلب ہو گئے تو اپنے پیر و مرشد کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا حضور دستگیری فرمایئے ورنہ غلام ختم ہو جائیگا تو دیکھا اس ریگستان میں حضرت تاج الاولیاء تشریف لا رہے ہیں خفا ہو کر فرمایا کہ میں نے تم کو بار ہا سمجھایا تنہا سفر نہ کیا کرو قافلے کے ساتھ جایا کرو مگر تم میرا کہنا نہیں مانتے ۔آنکھیں بند کرو انھوں نے آنکھیں بند کرلیں تھوڑی دیر کے بعد فرمایا اب آنکھیں کھولو انھوں نے آنکھیں کھولیں تو حضرت کو نہیں پایا مگر اپنے کو روم کی ایک آباد بستی میں موجود پایا اور وہاں کے لوگ گویا انکے آنے کے منتظر تھے ان کی

بہت خاطر تواضع کی اپنے گھر لے گئے اور نفیس کھانے کھلائے اور کچھ دن بہت آرام سے رکھا پھر وہ ایک قافلے کے ساتھ دوسرے ملک کو روانہ ہو گئے ۔

☆ جب ہندوستان میں کوئی طاعون (پلیگ) کا نام بھی نہیں جانتا تھا تو ایک روز دفعتاً فرمایا کہ تمام مریدین کو اطلاع دیدی جائے کہ اکتالیس مرتبہ روز بلاناغہ ''**ناد علی شریف**'' پڑھ لیا کریں خانقاہیوں نے دریافت کیا کہ یہ حضور نے کس مصلحت سے فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ چند روز میں تمام ہندوستان میں ایک بلا نازل ہونے والی ہے، جس کا نام طاعون ہے اس سے لاکھوں آدمی مرجائیں گے مگر جو شخص ''**نادعلی شریف**'' کا روزانہ ورد رکھے گا انشااللہ اس بلا سے محفوظ رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا لاکھوں آدمی اس بیماری سے مر گئے ۔

☆ نواب مہدی علی خاں ان کے بیٹے نبا صاحب کے کوئی اولاد نہیں تھی خانقاہ میں حاضر ہو کر حضرت سے درخواست کی کہ میرے یہاں لڑکا ہو جائے ۔حضرت نے فرمایا اچھا جاؤ تمہارے اولاد ہو گی اسی سال ان کے لڑکا ہوا اور زندہ رہا ۔

☆ ایک مرتبہ ایک شخص اپنے ایسے بچے کو لیکر خانقاہ حاضر ہوا تھا کہ بچے کے دھڑ کی جان نکل چکی تھی ۔حضرت نے فرمایا ایسے بچے کو لیکر میرے پاس کیوں آئے ہو ۔کسی حکیم یا ڈاکٹر کو دکھاؤ اس نے رو کر کہا کہ میاں صاحب ہم تو آپ ہی کے بھروسہ پر لیکر آئے ہیں آپ ہی اسے اچھا کرسکتے ہیں ۔اسے اچھا کر دیجئے ،حضرت کو رحم آ گیا فرمایا اچھا اسے میرے پاس لے کر آؤ اسکے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرا فرمایا اب اس کو کھڑا کرو کھڑا کیا گیا پھر کہا چلاؤ اور آستانے پر لے جاؤ اور آستانے کی خاک اسکے تمام جسم پر ملو ایسا ہی کیا گیا تھوڑی دیر کے بعد وہ لڑکا بھلا چنگا ہو گیا وہ لوگ اس کو لیکر گھر چلے گئے ۔

☆ مولانا ظریف صاحب بدخشانی جن کا مزار گوالیار میں ہے وہ بہت زبردست عالم تھے بدخشاں میں حضرت کی تعریف سن کر بیعت ہونے کیلئے حاضر ہوئے کیونکہ مولوی عبیداللہ

بدخشانی پہلے سے ہی خانقاہ میں رہتے تھے اوران سے جان پہچان تھی ان ہی کے پاس خانقاہ میں ٹھہرے اوران ہی کے ساتھ حضرت کی قدمبوسی کے لئے حاضر ہوئے اسوقت حضرت کے ہاتھ میں بٹیر تھی ان کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوااور عقیدت نہ ہوئی ۔مولانا عبیداللہؒ سے کہا میں ایسے شخص کا مرید ہونا پسند نہیں کرتا جس کا مشغلہ بٹیر بازی ہواب میں رامپور جاتا ہوں لہٰذا بغیر بیعت ہوئے رامپور چلے گئے ۔عبیداللہ صاحبؒ بہت رنجیدہ ہوئے حضرت سے عرض کیا شاہ باز آیا تھا میں نے اسے پکڑنا چاہا مگر افسوس وہ اڑگیا ۔حضرت نے فرمایا افسوس کی کیابات ہے جانے دو ۔مولوی صاحب نے عرض کیا کہ مجھے اسکے مایوس جانے کا صدمہ ہے فرمایا کیاتمہاری خواہش ہے کہ وہ پھر میری خانقاہ میں آئے اور مرید ہوجائے مولوی صاحب نے عرض کیا کہ میرا دل تو یہ ہی چاہتا ہے۔حضرت نے فرمایا اگرتمہاری یہ ہی خواہش ہے تو وہ پھر آئیگا اور مرید ہوکر جائیگا چنانچہ چندروز بعد مولانا ظریف صاحبؒ دوبار خانقاہ میں حاضر ہوگئے حضرت تشریف فرماتھے فوراً مرید ہونے کی درخواست کی حضرت نے فرمایا مولوی صاحب بٹیر باز سے مرید ہونے سے کیا ہوگا ۔انھوں نے عرض کیااب یہ بات نہ فرمایئے ،بس اپنی غلامی میں لے لیجئے ان کی عاجزی کو دیکھکر حضرت نے ان کو داخل سلسلہ فرمالیا چونکہ بہت بڑے عالم تھے پیر کامل کی بیعت کے لئے حاضر ہوئے تھے ۔ریاضت اوراشغال میں بہت محنت کی اور چند ہی مہینوں میں خلافت سے سرفراز فرمایا گیا اور بھر گوالیار روانہ کردیا گیا یہ حضرت کے پہلے خلیفہ تھے ۔

☆ایک مرتبہ نواب باقر علی خاں نے بڑے اصرار سے حضرت کورامپور بلایا حضرت وہاں تشریف لے گئے اوران ہی کے مکان پر قیام فرمایا ۔ایک شیعہ صاحب اپنے عقائید سے طائب ہوکر حضرت سے مرید ہوگئے تھے ۔یہ سنکر غلام رسول صاحب نے اُن کو بہت برا بھلا کہا کہ تم شعیہ ہوکر کیسے مرید ہوگئے یہ کہنے کے دو ہی روز بعد خود غلام رسول صاحب مرید ہوگئے ایک دوسرے شیعہ صاحب نے غلام رسول صاحب کو ملامت کی وہ بھی دوسرے روز مرید ہوگئے اس

طرح جو صاحب بھی ملامت کرتے تھے وہ خود بھی آکر مرید ہوجایا کرتے تھے ۔نواب باقر علی خاں نے سب شیعاؤں کو ہدایت کردی کہ خبردار اب کوئی کسی کو ملامت نہ کرے ورنہ رامپور کے تمام شیعہ سنّی ہوجائیں گے لہٰذا پھر کسی نے کسی کو ملامت نہ کی ۔

☆رائے کندن لال رئیس بریلی جو حضور قبلہؒ کے شاگرد تھے اس لئے حضرت تاج الاولیاء سے بہت محبت کرتے تھے ایک مرتبہ تیرتھ کیلئے متھرا جانے لگے تو حضرت سے بھی ساتھ چلنے کی درخواست کی ۔متھرا پہونچکر حضرت نے ان سے فرمایا میں بھی تمہارے ساتھ مندروں کو دیکھونگا لالہ صاحب نے کہا کہ مسلمان کو مندروں میں جانے کی اجازت نہیں ہے سخت ممانعت ہے آپ کیسے جائیں گے آپنے فرمایا جسکے نام کا یہ مندر ہے وہ خود مجھے بلائیں گے ۔ چنانچہ حضرت سارے مندروں کے اندر بلاتکلف چلے گئے اوراطمنان سے خوب سیر کی حالانکہ مندر کے پجاری آپ کی صورت وضع قطع بول چال سے اچھی طرح پہچان گئے تھے کہ آپ مسلمان ہیں مگر کسی نے کوئی روک ٹوک نہیں کی بلکہ آپنے اپنے ہمراہیوں کو بھی سب جگہ کی سیر کرائی ۔اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ سب سے بڑا مندر کرشن جی کا ہے وہاں بھی سیر کروں گا حالانکہ اس مندر کے آس پاس بھی کوئی مسلمان نہیں جاسکتا تھا ۔رائے صاحب نے بہت منع کیا تو فرمایا تم میرے ساتھ چلو تو سہی کرشن جی خو میری دعوت کریں گے رائے صاحب نے کہا مندر کے چار درجہ ہیں اول درجہ تک ہر ہندو جاسکتا ہے دوسرے درجہ تک صرف برہمن یاتری جاسکتے ہیں ،تیسرے درجہ تک سادھو لوگ جو دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں وہ جاسکتے ہیں اور چوتھے درجہ میں صرف وہ پجاری جو کرشن جی کی مورت کی خدمت کرتے ہیں وہی جاسکتے ہیں دوسرا کوئی نہیں جاسکتا ۔حضرت نے فرمایا تم میرے ساتھ آؤ آپ اول درجے میں گئے تو پجاری نے آپ کو مسلمان جانتے ہوئے بھی آپ کی تعظیم کی اسی قدر منزلت کے ساتھ دوسرے اور تیسرے اور پھر چوتھے درجے تک پہونچ گئے جب کرشن جی کی مورت کے سامنے پہنچے تو فرمایا میری خاطر داریاں تو بہت کی گئیں مٹھائیاں

بھی پیش کی گئیں مگر نمکین تو کوئی چیز کھائی نہیں مندر کی عمارتوں کو دیکھکر لوٹے اور چند قدم آئے ہی تھے کہ ایک صاحب جو مورتی کے قریب سب بڑے پنڈت بیٹھے تھے اور وہ سب کے سردار تھے زور زور سے آواز دی کہ میانصاحب کو ٹھہراؤ ابھی مجھ سے کرشن جی نے کہا ہے کہ ابھی میانصاحب کی پوری، کچوری، اور ترکاری کی دعوت کرو۔ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا نہ کسی کے واسطے کبھی ایسا حکم ہوا تھا یہ سن کر سارے پجاری دوڑے اور آپ کو بہت عزت سے بٹھلایا اور عرض کیا کہ کرشن جی نے آپ کی پوری، کچوری کی دعوت کا حکم دیا ہے آپ کو پجاریوں نے مندر کے اندر بٹھایا اور آپ نے وہیں کھانا کھایا اور بچا کچھا پجاری اٹھا کر لے گئے اور کہنے لگے آج تک کسی کے لئے کرشن جی نے ایسا حکم نہیں دیا نہ کبھی کرشن جی کی کسی نے آواز سنی یہ پہلا واقعہ ہے کہ پتھر کی مورت بولی یہ کوئی بہت بڑے مہاتما معلوم ہوتے ہیں۔

☆ الفریڈھرسی بڑا باعزت انگریز تھا جو موضع کریلی ضلع بریلی میں رہا کرتا تھا شکار کی وجہ سے حضرت سے بہت راہ ورسم تھی وہ ایک فوجی افسر تھا وہ ایک مرتبہ چاند ماری کے واسطے میرٹھ بلایا گیا۔ واپس آکر حضرت سے کہا میں اس سال فیل ہوگیا میرا نشانہ ٹھیک نہیں لگا اور مجھے کوئی نمبر نہیں ملا جس کا مجھے نہایت افسوس ہے حضرت نے فرمایا افسوس نہ کرو انشاالله تم اول درجے میں پاس ہوگے اور اس وقت تم خدا کے قائیل ہو جاؤ گے اس نے کہا ناممکن ہے میں پاس نہیں ہوسکتا جب میرا نشانہ ہی غلط لگا تو میں کیسے پاس ہوسکتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ الله ہر چیز پر قادر ہے یہ انگریز دہریہ تھا حضرت نے فرمایا کہ اگر خلاف اصول الله تم کو پاس کردے تو تم الله کے قادر مطلق ہونے کے قائیل جاؤ گے اس نے کہا ضرور اگر میں پاس ہوگیا تو الله کا اور اس کی قدرت کا قائیل ہو جاؤنگا حضرت نے فرمایا اطمنان رکھو الله پاس کردیگا وہ ہنس کر چپ ہوگیا۔ جب اسکا نتیجہ شائع ہوا تو وہ اول درجے میں پاس تھا بلکہ انگلینڈ سے سونے کا تمغہ بھی انعام میں ملا اور وہ دوڑا ہوا خانقاہ میں آیا اور خوش ہوکر کہا کہ میانصاحب میں اب خدا اور خدا اکی قدرت

اور آپ کی کرامت کا اب قائیل ہوگیا۔ جیسا کہ آپ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا اول درجے میں خلاف عقل پاس ہوگیا بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہوا کہ ولایت سے مجھ کو سونے کا میڈل بھی انعام میں ملا۔ یہ سب کرامت ہے الله نے آپ کے کہنے کو مان لیا اور مجھکو اتنی شاندار کامیابی دلائی۔

☆ ایک دن گلو ڈومنی بریلی والی حویلی میں گا رہی تھی حضرت کو دیکھ کر گاتے گاتے رونے لگی حضرت نے دریافت فرمایا کہ یہ کیونکر روتی ہے بی بی صاحبہ نے فرمایا اس کے کئی اولا دیں ہوئیں مگر سب مر گئیں اسوقت اس کے کوئی اولاد نہیں ہے اس وجہ سے روتی ہے آپ نے فرمایا اس سے کہدو کہ نہ روئے اب اس کے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور خدا اس کو زندہ رکھیگا اسی سے اسکی نسل چلیگی چنانچہ ایک سال کے اندر اس کے لڑکا پیدا ہوا اور زندہ رہا۔

☆ مولوی فخرالدین ہیڈ مولوی بریلی کالج کا تبادلہ بدایوں ہوگیا وہ پریشان ہوکر حضرت کے پاس حاضر ہوئے عرض کیا کہ حضور بدایوں جانے میں میرا بہت نقصان ہوگا میں بدایوں جانا ہرگز نہیں چاہتا فرمایا اگر تم بدایوں جانا نہیں چاہتے تو نہیں جاؤ گے۔ چنانچہ چند روز کے بعد دوسرا حکم آیا کہ تمہارا تبادلہ منسوخ کردیا گیا۔ تم بریلی کالج ہی میں رہو۔ یہ تو حضرت کی زبردستی تھی ورنہ ایسا کیسے ہوسکتا تھا۔

☆ ایسا ہی واقعہ ہے وہ ایک مرتبہ برطرف کردیئے گئے تو حضرت کے پاس آکر رونے لگے میری نوکری ختم کردی گئی بال بچے بھوکے مر جائیں گے حضرت نے فرمایا نہیں نہیں تمہاری ملازمت ختم نہیں ہوگی اطمنان رکھو چنانچہ جب وہ اپنی نوکری پر گئے تو افسر نے کہا حکم آگیا ہے تم کو نکالا نہیں گیا جاؤ بدستور کام کرو۔

☆ بابو جادو رائے مہاراجہ گوالیار کی والدہ حضرت کی مرید تھیں جب انکا انتقال ہوگیا اوران کو حسب دستور جلایا گیا تو سارا جسم جل گیا مگر دہنا ہاتھ بیعت کی وجہ سے نہ جلا اس کو دریا کے کنارے زمین میں دفن کردیا گیا اور اس کی قبر کو پختہ کردیا گیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو سچی

عقیدت سے بیعت ہوتا ہے خاندانِ نیازیہ کے سجادگان سے بیعت ہوتا ہے، وہ انشاءاللہ آتش
دوزخ سے بچارہیگا۔

☆ایک مرتبہ کرامت اور شعبدوں کا ذکر تھا حضرت نے فرمایا کہ اکثر شعبدے ایسے
بھی ہیں کہ لوگ ان کو کرامت سمجھتے ہیں مگر حقیقت وہ کرامت نہیں ہوتی۔ شعبدے ہوتے ہیں۔
مجھے بھی ایسے شعبدے معلوم ہیں فرمایا جو صاحب چاہیں مجھ سے سوال کریں میں اس کا جواب
انشاءاللہ صحیح صحیح دونگا۔ حاضرین نے اپنے گذشتہ حالات کے بارے میں پوچھا آپ نے سب کے
حالات صحیح صحیح بتادیئے سب کو تعجب ہوا اسوقت آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ بھی اختیار ہے کہ میں جس
کو چاہوں اختیار دیدوں میں نے یہ اختیار ننھے میاں (حضرت سراج السالکین) کو دیدیا ہے وہ
چاہیں تو گذشتہ اور آئندہ حالات بتاسکتے ہیں چنانچہ لوگوں نے حضرت صاحبزادے صاحب سے
گذشتہ اور آئندہ حالاد دریافت کئے تو انھوں نے جو حال بتائے وہ بالکل صحیح تھے یہ کرامت
حضرت تاج الاولیاء کی تھی کہ خود بھی کریں اور جس کو چاہیں اختیار دیدیں۔

☆ایک مرتبہ حضرت نے اپنے ہاتھ کی انگوٹھی مسند کے قریب رکھدی پھر حویلی میں
تشریف لے گئے اور فرما گئے کہ جس کا دل چاہے وہ اس انگوٹھی کو اٹھالے جس کے پاس انگوٹھی
ہوگی میں اس کا نام بتادونگا جب حضرت تشریف لے گئے ایک صاحب نے انگوٹھی اٹھا کر اپنی
جیب میں رکھ لی۔ حضرت تھوڑی دیر کے بعد حویلی سے خانقاہ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اس
انگوٹھی کو پہلے فلاں شخص نے لیا انھوں نے فلاں کو دیدیا اور اب وہ انگوٹھی فلاں کے پاس ہے انکی
جیب میں موجود ہے سب نے کہا حضرت یہ شعبدہ نہیں ہوسکتا یہ آپ کی کرامت اور روشن ضمیری
ہے آپ جس کو چاہیں شعبدہ بتادیں۔

☆امیر الدین بن امام الدین صاحب نے سنایا کہ میں لکھنؤ میں فوج میں ملازم تھا اور
میرے ذمہ فوج کیلئے رسد رسانی کا کام سپرد تھا فوج کے افسر کا حکم ہوا کہ تم چترال کی لڑائی

پر تعینات کئے گئے چلے جاؤ یہ حکم پاکر میں سخت پریشان ہوا اور دل میں خیال کیا کہ اگر کسی طرح
بریلی شریف پہونچ جاتا تو حضرت سے اپنا حال عرض کرتا میں اس خیال میں تھا کہ دوسرے روز حکم
پہونچا تم فوراً بریلی چھاؤنی جاکر وہاں سے خچروں کو لیکر چترال جاؤ۔ میں یہ حکم سنکر بہت خوش
ہوا اور اسی روز ریل سے بریلی پہونچا سب سے پہلے خانقاہ میں حاضر ہوکر حضرت سے عرض کیا
مجھے اسقدر دور دراز علاقے میں جاتے خوف آتا ہے میں وہاں جانا پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے
حاضر خدمت ہوا ہوں حضور مجھے چترال کی لڑائی پر جانے سے روک دیں حضرت تھوڑی دیر
خاموش رہے پھر فرمایا اگر تم جانا نہیں چاہتے تو نہ جاؤ۔ میں خوش خوش اٹھکر چھاؤنی کے دفتر میں آیا
اور خچروں کیلئے حکم دیا میں ابھی روانہ ہونے ہی والا تھا کہ وہاں حکم آیا کہ امیر الدین گماشتہ کو چترال
جانے کی ضرورت نہیں ہے بجائے اس کے بریلی کا گماشتہ چترال جائیگا اور امیر الدین بریلی میں
کام کریگا یہ حکم دیکھ کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی فوراً حاضر خانقاہ ہوکر قدمبوس ہوا اور سب حال
حضرت کو سنایا فرمایا اچھا ہوا جاؤ کام کرو۔

☆حضرت سراج السالکین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب زار روس سے لڑائی
ہورہی تھی ایک رات کو ۳ بجے کو حضرت تاج الاولیاء رحمت اللہ کی سانس پر کچھ تکان محسوس ہورہی
تھی میں نے پوچھا آج کیسا مزاج ہے سانس کیوں پھول رہی ہے فرمایا میں تھک گیا ہوں کہ
اسوقت زار روس اپنے خیمہ سورہا تھا حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ’’ذوالفقار ہاتھ میں لئے ہوئے
گھوڑے پر سوار اس کے خیمہ تشریف لائے ہم لوگ بھی ہمراہ تھے۔ حضرت مولاؑ نے زار روس کو
جگایا اور غصہ کے لہجے میں فرمایا کہ سلطانِ روم سے تو برابر لڑے جارہا ہے صلح کرلے ورنہ تجھے اس
تلوار سے قتل کرونگا۔ زار خوف سے کانپنے لگا عرض کیا بہت خوب جیسا حکم ہوا ہے ایسا ہی
ہوگا۔ چنانچہ سلطانِ روم کو تار دیا کہ میں آپ سے صلح چاہتا ہوں انھوں نے کہا کہ کس شرط پر زار
نے کہا بلاشرط آپ اپنی فوجیں ہٹالیں میں اپنی فوجیں ہٹالیتا ہوں سلطان نے ایسا ہی کیا صلح ہوگئی

تب حضرت علیؑ سوار ہو کر واپس ہو گئے ہم لوگ ہمراہان آپ کے پیچھے چل رہے تھے حضرت مولاؑ نے مجھ سے فرمایا اب صلح ہو گئی آپ تھک بھی گئے ہوں گے آپ گھر کو جاؤ تو میں ابھی واپس آیا ہوں اسی وجہ سے میری سانس بھول رہی ہے اس واقعہ کے آٹھ روز بعد اخباروں میں آیا کہ صلح ہو گئی۔

☆ایک سیاہ جن کا نام سرور علی شاہ تھا پیر کی تلاش میں۔عرب حجاز، عراق، شام، مصر وغیرہ میں گھومے مگر کہیں دل نہیں لگا مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی پیر نہ ملا جوان کے دل کو مطمئن کرے جب تلاش پیر میں دمشق میں پہونچے تو ایک مجذوب نے کہا تمہاری قسمت میں تمہاری حسب خواہش ہندوستان میں رہنے والے پیر ہیں، جن کو مولا علیؑ کے دربار میں رسوخ حاصل ہے ایسا رسوخ آج تک کسی ولی کو حاصل نہیں ہوا۔سرور نے ان سے دریافت کیا کہ آخر وہ کس شہر میں ہیں اور ان کا کیا نام ہے انھوں نے کہا تم مصر میں جاؤ وہاں کے قاضی شہر اور امام جامع مسجد ان کے مرید ہیں ان سے ان صاحب کا پورا پتہ معلوم ہو جائیگا چنانچہ وہ مصر گئے اور امام جامعہ مسجد اور قاضی صاحب سے ملے ان سے کہا مجھ کو پیر و مرشد کی تلاش ہے انھوں نے کہا ہم لوگ کے پیر و مرشد ہندوستان میں ایک شہر بانس بریلی ہے وہاں تشریف رکھتے ہیں ان کا نام حضرت نظام الدین حسین ہے وہ یہاں تشریف لائے تھے جمعہ کی نماز پڑھائی ہم لوگ حضرت کے مرید ہوئے اور اپنی کامدار کلاہ مبارک تبرکاً ہم لوگوں کو عطا فرما گئے ہیں ہم لوگ اکثر اس کی زیارت کیا کر لیتے ہیں۔اس کے بعد بریلی شریف تشریف لے گئے (حضرت ظاہر میں تو کبھی ہندوستان سے باہر تشریف نہیں لے گئے)۔

تم بریلی جا کر ان سے ملو۔چنانچہ وہ بریلی شریف آئے اور جیسی کلاہ کی وہاں زیارت کر کے آئے پھر ویسی ہی ٹوپی پہنے حضرت مسند پر تشریف فرما تھے۔یہ دیکھ کر وہ تو فوراً معتقد ہو گئے اور بیعت کی درخواست کی اور عرصے تک خانقاہ میں رہ کر حضرت کے کرم سے تعلیم عرفاں حاصل کر کے اپنے ملک واپس چلے گئے۔

☆جناب سید حسین شاہ صاحب حضرت کے بڑے خلفاء میں سے تھے ان کا بیان ہے کہ حضرت نے مجھے تسخیر آفتاب کا شغل تعلیم کیا تھا اور حکم ہوا کہ ہلدوانی کے پہاڑ میں لب چشمہ جا کر زکوۃ دو اور شغل کی جمیعت حاصل کرو میں وہاں جا کر اپنے شغل میں مصروف ہوا ایک دورا تو پانی میں کھڑے ہو کر کیا اس جگہ اس پہاڑ کے غار میں ایک ہندو فقیر بھی شغل آفتابی کر رہا تھا اس کے تین روز ہو چکے تھے لہٰذا اس کی نگاہ میں پوری تاثیر آفتابی آ چکی تھی اس نے مجھے شغل آفتابی کرتے دیکھا تو میرے پاس آ کر تیز نگاہ سے میری طرف دیکھا اس کا دیکھنا تھا کہ میرے تمام جسم میں آگ سی لگ گئی قریب تھا کہ میں جل کر ختم ہو جاؤں، اس وقت دیکھا کہ حضرت تاج الاولیاء سامنے کھڑے ہیں اور اس فقیر کو ایک تیز نگاہ سے دیکھا تو جو میری حالت تھی وہ اس کی ہو گئی وہ یہ کہتا بھاگا کہ میرے بدن میں آگ لگی ہے جب وہ بھاگ گیا تو حضرت نے نگاہِ کرم سے مجھے دیکھا بدن کی جلن فوراً غائب ہو گئی۔

☆مولوی عزیز الدین صاحب رئیس بچھڑایوں حضرت کے مرید تھے ان کا بیان ہے غدر سے پہلے گورنمٹ کا ایک حکم آیا کہ جو شخص امتحان دے کر پاس کر لیگا وہ منصف مقرر کیا جائیگا میں نے حضرت سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی امتحان دوں۔حضرت نے فرمایا اجازت ہے امتحان دو کامیاب ہو جاؤ گے اور منصف بھی بن جاؤ گے مجھے ایسا یقین ہوا کہ امتحان کی کتابیں تک نہیں پڑھیں امتحان کا وقت قریب آ گیا مولوی حکیم ابوالحسن صاحب نے حضرت سے شکایت کی کہ عزیز الدین نے کتاب اٹھا کر دیکھی تک نہیں اور امتحان کا وقت آ گیا حضرت نے فرمایا حکیم صاحب آپ کچھ فکر نہ کریں وہ ضرور اول نمبر پاس ہوگا اور منصف مقرر ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بلا دیکھے کتابوں کے امتحان دیا اور اول درجہ میں پاس ہوا اور سب سے پہلے منصف مقرر ہوا یہ محض حضرت کا تصرّف تھا جو ناممکن کو ممکن کر دیا۔

☆خان بہادر احمد حسن کے ساکن کرت پور جو ریاست رامپور میں مجسٹریٹ تھے بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۸۸۳ء میں مظفر نگر میں ڈپٹی کلکٹر تھا وہاں کے لوگوں سے کچھ ایسا رابطہ بڑھا

کہ سب سے محبت ہوگئی اور دوستانہ تعلقات ہو گئے میں مظفر نگر چھوڑنا نہیں چاہتا تھا مگر میرا تبادلہ بریلی شریف ہوگیا مجھے بریلی آنا سخت ناگوار تھا پہلے تو اپنے افسران سے سفارش کرائی مگر کچھ نتیجہ نہیں نکلا تو درویشوں اور مجذوبوں کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کی درخواست کی ایک مجذوب نے کہا کہ ایک مولوی صاحب جو جسولی کی مسجد میں رہتے ہیں ان سے تمہارا کام ہوگا میں ان کی خدمت میں گیا اور اپنی خواہش پیش کی مولوی صاحب نے فرمایا نہیں میں طریقۂ مجذوبیہ کا مرید ہوں میرا کچھ اختیار نہیں ہے ہندوستان بھر کے مالک تو حضرت خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور ان کے جانشین شاہ نظام الدین حسین محلہ خواجہ قطب میں رہتے ہیں سوائے ان کے کسی کو اختیار نہیں ہے۔ ہندوستان میں چشتیوں کی حکومت ہے تم ان کی خدمت میں جاؤ اگر وہ چاہیں گے تو تمہارا تبادلہ فوراً ملتوی ہو جائیگا ان کے فرمانے کے مطابق میں فوراً حضرت تاج الاولیاء کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی خواہش عرض کی حضرت نے فرمایا اچھا جاؤ ایک ہفتہ کے اندر تم مظفر نگر ہی میں تبدیل کرائے جاؤ گے۔ چنانچہ حکم آگیا تم واپس مظفر نگر ہی تبدیل کئے گئے حضرت کو ہر چیز پر اختیار حاصل تھا۔

☆ حضرت سراج السالکین شاہ محی الدین احمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت تاج الاولیاء کا ایک مرید خدا بخش کنجڑا جو پیلی بھیت کا رہنے والا تھا ایک مرتبہ حج کو گیا راستے میں اسکا کل سامان چوری ہوگیا وہ سخت پریشان ہوا اب کیا کروں کیسے گھر پہونچونگا بہتر یہ ہی ہے کہ مدینہ سے پیدل جدّہ پہونچ جاؤں وہاں سے کوئی خدا کا بندہ مل جائیگا جو جہاز پر مجھے بمبئی تک پہونچا دیگا یہ سوچ کر پیدل روانہ ہوگیا بھوکا اور پیاسا چلتا رہا کہ ایک شخص نے پکارا اور کہا خدا بخش تم کو سخت تکلیف ہے تم چل نہیں سکتے ٹھہر جاؤ آ ؤ میرے ساتھ چلو اس نے آواز سے پہچانا کہ یہ تو میرے پیرو مرشد کی آواز ہے پلٹ کر دیکھا تو واقعی حضرت تاج الاولیاء تھے میں حضرت کے ساتھ ہولیا تھوڑی دیر چلا تھا کہ حضرت نے فرمایا تم یہاں بیٹھو میں ایک کام جاتا ہوں وہ وہیں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آیا اس نے کہا ماموں تم یہاں کیسے آ گئے تم تو

حج کو گئے تھے؟ خدا بخش نے کہا بیٹا یہاں مدینہ کے راستے میں تم کیسے آ گئے اس نے کہا ماموں یہاں ندی کے قریب میرا فالیز کا کھیت ہے میں روز رات کو یہیں رہتا ہوں صبح کو پیلی بھیت چلا جاتا ہوں یہ تو پیلی بھیت ہے، مدینہ نہیں ہے۔ وہ یہ سن کر خاموش ہو گئے اس کے ساتھ گھر آیا مگر راز کسی سے نہیں کہا مگر فوراً ہی پیلی بھیت سے بریلی پہونچا اور حضرت سے قدمبوس ہوا کچھ اس راستے کا حال کہنا چاہتا تھا کہ حضرت نے اشارہ سے منع فرمایا کہ خبردار کسی سے مت کہنا چنانچہ جب تک حضرت زندہ رہے کسی سے نہیں کہا حضرت کے وصال کے بعد اس نے یہ واقعہ مجھ سے بیان کیا۔

☆ خلیفہ محمد گل صاحب ساکن ضلع ہزارا کا بیان ہے کہ میرے والد ناظر شمس الدین صاحب فرماتے تھے کہ میں حضرت تاج الاولیاء کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص جس کی صورت سے معلوم ہو رہا تھا کہ کسی دوسرے ملک کا رہنے والا ہے۔ حاضر خدمت ہوا قدمبوس ہوا پھر ایک بند لفافہ جیب سے نکال کر پیش کیا۔ حضرت نے اسے کھولا تو اسکے اندر سنہرے حرف سے ایک پرچے پر کچھ لکھا تھا جس کو ہم سب نے دیکھا حضرت نے اس خط کو آنکھوں سے لگایا اور صندوقچہ میں رکھ لیا انھوں نے زبانی عرض کیا کہ جب میں مدینہ شریف میں حضور کے روضہ پر حاضر تھا تو عرض کیا کہ حضورؐ میں مدت سے پیرو مرشد کی تلاش میں ہوں مگر مجھے کوئی نہیں ملا نہ مجھے پیر کی پہچان ہے۔ یارسول اللہ مجھے پیر کا پتہ بتادیا جائے تا کہ میں ان سے مرید ہوں۔ جب روضۂ مبارک سے رخصت ہوکر جائے قیام پر آیا تو ایک اعرابی نے مجھ سے کہا ہندوستان میں ایک شہر ہے بانس بریلی وہاں شاہ نظام الدین حسین ہیں تم ان سے مرید ہونا اور یہ میرا خط ان کو دیدینا لہٰذا میں مدینہ شریف سے سیدھا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرت نے بحکم رسول اللہ ﷺ ان کو مرید کیا وہ چند روز رہ کر علوم طریقت وعرفاں حاصل کیا اور بعد تکمیل مدینہ شریف روانہ کردیا گیا۔ خلیفہ ناظر شمس الدین صاحب کا یہ بھی بیان ہے کہ ایک بزرگ خانقاہ میں حاضر ہوئے دریافت کیا کہ حضرت کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ حضرت حویلی میں تشریف رکھتے ہیں تھوڑی دیر میں باہر خانقاہ میں تشریف لائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت باہر تشریف

لائے ابھی تک مسند شریف پر تشریف فرما بھی نہیں ہوئے تھے کہ ان بزرگ کو دیکھ کر راستے سے
واپس ہو کر حویلی میں تشریف لے گئے دوسرا لباس اور دوسری ٹوپی بدل کر تشریف لائے اور ان
بزرگ سے تھوڑی دیر تخلیہ میں بات کی معلوم نہ ہوا کیا بات ہوئی اسکے بعد حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ ان کو
کسی مکان میں ٹھہراؤ اور دیکھنا کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور ان کی خدمت میں حاضر رہو اس بزرگ سے میں
نے دریافت کیا کہ آپ کو دیکھ کر خلاف معمول حضرت دوبارہ حویلی میں کیوں تشریف لے گئے اور دوسرا
لباس اور ٹوپی پہنکر پھر خانقاہ میں تشریف لائے اس میں کیا راز ہے۔ ان بزرگ نے مجھ سے بیان کیا کہ
میں نے ایک رات حضور کو خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے دربار میں ایک طرف سے بہت سے اولیاء اللہ
باادب بیٹھے ہیں دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کے بہت قریب تمہارے پیرومرشد صاحب تشریف رکھتے ہیں
اور حضور سے آہستہ آہستہ کچھ باتیں کر رہے ہیں ایک بزرگ میرے قریب بیٹھے تھے میں نے ان سے پوچھا
یہ کون ہیں جن کو اتنا تقرب اور رسوخ حضور ﷺ سے حاصل ہے کیا یہ بزرگ زندہ ہیں یا وفات کر چکے ہیں
انھوں نے فرمایا کہ انکا نام شاہ نظام الدین حسین ہے یہ ہندوستان کے شہر بانس بریلی میں رہتے ہیں
اور بقید حیات ہیں خواب دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور قدمبوسی کا اشتیاق ہوا چنانچہ دور دراز کا سفر پیدل
کر کے بریلی پہونچا الحمدللہ قدمبوسی حاصل ہوئی لباس بدلنے کی یہ وجہ ہے میں نے جس لباس میں ان حضورؐ
سے باتیں کرتے دیکھا جب دوبارہ حویلی سے برآمد ہوئے تو وہی لباس اور ٹوپی پہن کر تشریف لائے تاکہ
میرا یقین ہے کامل ہو جائے۔

☆ مولوی فضل کریم جو حضرت تاج الاولیاء رحمت اللہ کے خلیفہ تھے، غازی پور میں
ایک مرتبہ ان کو سخت قسم کا ہیضہ ہو گیا زندگی کی امید نہ تھی بے ہوشی طاری تھی اسی بے ہوشی کی حالت
میں دیکھا کہ حضرت تاج الاولیاء تشریف لائے اور فرمایا کہ فضل کریم گھبراؤ نہیں تم ابھی نہیں
مروگے ایک دوا کا نام لیا کہ اس کو پیسکر پی لو اچھے ہو جاؤ گے چنانچہ جب آنکھ کھلی ہوش آیا تو اسی دوا
کو بازار سے منگا کر پی لیا۔ اچھا ہو گیا وہ کہتے ہیں میرے ساتھ ایسے کئی واقعہ پیش آئے جو صرف
حضرت کی کرامت ہی کہا جا سکتا ہے۔

☆ سید شاہ حسین مدراسی جو حضرت تاج الاولیاء کے بڑے خلفاء میں شمار ہوتے تھے
کہتے تھے میں بیت المقدس، شام، مصر و عرب کے سفر میں اکثر راستہ بھول جاتا تھا تو حضرت خود
وہاں تشریف لا کر مجھے راستہ بتا دیتے تھے۔ اور میری مشکل حل کر جاتے تھے۔ ایک مرتبہ ملک روم
میں پیدل سفر کرتا ہوا جا رہا تھا مگر راستہ بھول گیا ریگستان میں تین روز ہو گئے نہ کھانا نہ پانی میسر آیا
کہیں راستہ نہیں ملتا تھا جدھر نگاہ جاتی سوائے ریگستان کے کہیں پیڑ پودا تک نہیں تھا لو چل رہی تھی
جسم جلا جاتا تھا اکثر ریت میں دب جاتا تھا کیونکہ ایک دم سے مٹی کے ٹیلے آ کر گر جاتے تھے
میں نے سمجھ لیا کہ موت یہیں لکھی ہے جب مایوس ہو گیا تو اپنے پیر سے حضرت تاج الاولیاء سے
فریاد کی میں نے دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم نے تم کو بارہا سمجھایا کہ تم بغیر قافلے
کے تنہا سفر نہ کیا کرو مگر تم نہیں مانتے جس کا خمیازہ تم خود اٹھاتے ہو میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو میرا
ہاتھ پکڑنا تھا کہ میں نے اپنے کو ایک نہایت آباد مسلمانوں کی بستی میں اپنے کو کھڑا پایا اور حضرت
غائب ہو گئے۔ وہاں کے مسلمانوں گویا میرے منتظر کھڑے تھے فوراً ٹھنڈا پانی اور گرم کھانا سامنے
لائے میں روز وہاں رہا ایک قافلہ آیا میں اس کے ساتھ دوسری طرف روانہ ہو گیا۔

☆ حضرت تاج الاولیاء غریب نواز اکثر شکار میں جنگلوں پہاڑوں دریاؤں کو تشریف
لے جاتے تھے شکار تو ایک بہانہ تھا وہاں تنہائی ہوتی تھی تو اطمینان سے شغل اشغال اذکار میں
مشغول رہتے تھے آپ شاہانہ تزک واحتشام شاہانہ لباس کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے تاکہ
مخلوق کی نظر میں درویش اور بزرگ مشہور نہ ہوں، چنانچہ ایک مرتبہ بریلی کے ایک قصبہ میں دریا
کے کنارے تشریف لے گئے وہاں ایک باغ تھا اس باغ میں ایک ہندو سادھو رہا کرتا تھا اس نے
ظاہر ساز و سامان دیکھ کر سمجھا کہ یہ کوئی رئیس یا نواب ہیں شکار کیلئے آئے ہیں اس نے منع کیا اس
جگہ شکار نہ کرو نہ یہاں بیٹھو اس کے منع کرنے پر حضرت خاموش بیٹھے رہے مگر اس سادھو نے سمجھا
کہ یہ بہانہ کر رہے ہیں ضرور شکار کھیلیں گے وہ اپنا چمٹا لیکر حضرت کے نزدیک آیا اور کہا کہ یہاں
شکار نہیں ہو سکتا حضرت نے پوچھا کیوں نہیں ہو سکتا ضرور ہوگا اس سادھو نے کہا اگر تم بڑے

شکاری ہوتو ایک مچھلی ہی نکال کر دکھادو حضرت نے فرمایا بیٹھو اور تماشہ دیکھو سادھو نے اپنا چمٹا زمین میں گاڑ کر ماتھے سے دبایا اور واقعی تھوڑی دیر تک مچھلی نے چارہ نہیں کھایا جب حضرت کو خیال ہوا کہ اس نے اپنے زور باطن سے مچھلیوں کو روک رکھا ہے تو حضرت نے اس سے مخاطب ہوکر فرمایا اچھا اب میں شکار کرتا ہوں آپ روکو حضرت نے اپنی چھڑوں کو پانی میں ڈال دیا فوراً مچھلیاں اور ایک نہیں کئی کئی مچھلیاں نکال کر باہر پھینک دیں ہر چند سادھو زور لگا تا رہا کچھ اثر نہیں ہوا جب وہ اپنا تمام زور باطن لگا کر تھک گیا تو کہنے لگا میں نہیں جانتا تھا کہ آپ ایک قابل فقیر ہیں ورنہ میں ہرگز منع نہ کرتا اب آپ کو اجازت ہے جب تک چاہیں شکار کریں فرمایا اب نہیں شکار کرونگا مجھے تو تمہارا زور دیکھنا تھا ورنہ مجھے شکار کرنا نہیں تھا اسکے بعد سادھو نے کہا آپ میری دعوت قبول کیجئے حضرت نے اس کی خاطر سے قبول کرلیا اس نے گھی، چاول اور سب سامان خورد نوش پیش کیا حضرت نے اس کی خاطر قبول فرمایا۔

ایک عورت جس کا نام عصمت تھا خلیفہ فضل کریم صاحبؒ غازیپوری کی پروردہ تھی حضرت تاج الاولیاء سے بہت محبت اور عقیدت رکھتی تھی مگر کسی کی مرید نہ تھی۔ ایک مرتبہ سخت بیمار ہوگئی اور قریب المرگ ہوگئی خلیفہ صاحب کی اہلیہ نے کہا تو کسی کی مرید نہیں تیرے مرنے کا وقت قریب ہے بلا مرید ہوئے مرنا اچھا نہیں ہے اس وقت گاؤں میں ایک پیر صاحب آئے ہوئے ہیں اگر تو کہے تو مٹھائی منگا دیجائے تو ان سے مرید ہوجا اس نے انکار کیا کہ میں کسی سے مرید نہ ہوں گی اگر ہونگی تو میاں کے پیر سے ہونگی جس روز مرنے والی تھی اس روز مولوی فضل کریم گھر پر نہ تھے کہیں باہر گئے ہوئے تھے آدھی رات کے بعد اس کی حالت بہت بگڑ گئی اس وقت شور کرنا شروع کیا بیوی میرے کپڑے بدل دو میرے بدن میں خوشبو لگا دو میاں اپنے پیر صاحب کو لے آئے مجھے مرید کرنے کو باہر بیٹھے ہیں جلدی میرے کپڑے بدلوا دو اس کے اصرار سے کپڑے بدل دیئے گئے عطر لگا دیا گیا اس کے بعد کہا کہ میاں اپنے پیر کو اندر لے آئے اور میری چارپائی کے قریب بیٹھے ہیں اس نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا جو کچھ بیعت کے وقت پڑھایا جاتا ہے اس نے با آواز

بلند پڑھا، پڑھ چکی تو کہا پیر صاحب جاتے ہیں سلام کیا اس عورت نے حضرت تاج الاولیاء کی شکل، لباس ٹوپی، قد و قامت جس کے بارے میں اس سے پوچھا اس نے سب بتادیا چونکہ رات زیادہ ہوگئی تھی گھر والے سب سوگئے۔ صبح کو جو اٹھکر دیکھا تو اس کا انتقال ہوچکا تھا اگرچہ سیاہ رنگ کی عورت تھی مگر اس کا چہرہ نور سے چمک رہا تھا۔ اور گورے رنگ کی معلوم ہوتی تھی۔ اور چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ مسکرا رہی ہے اتفاق سے فضل کریم صاحبؒ صبح ہی گھر آئے اور ان سے رات کا واقعہ بیان کیا گیا انھوں نے کہا جو نقشہ حضور تاج الاولیاء کا ہے بالکل وہی اس نے بتایا اور کلمات اس نے پڑھے وہ وہی ہیں جو مرید کرتے وقت پڑھائے جاتے ہیں یہ حضرت کا کرم ہی تھا کہ اس کی خواہش پوری فرمادی۔

☆ خلیفہ مولوی فضل کریم نے بیان کیا کہ منشی روشن علی خاں نیازی رئیس اکبر پور نے سنایا کہ ایک انگریز سے جو میرے گاؤں کے قریب بغرض تجارت رہا کرتا تھا میری تجارت بانس و بلّی میں ہمیشہ ہارج ہوا کرتا تھا ایک مرتبہ نوبت فوجداری کی آگئی چونکہ کلکٹر بھی انگریز ہی تھا اور اس کا دوست تھا اس نے میری جھوٹی شکایت کرکے وارنٹ گرفتاری نکلوا دیا مجسٹریٹ مجھ کو سزا دینے کے لئے تیار بیٹھا تھا جب مجھے اس کی خبر ملی تو میں فوراً پیر و مرشد کی خدمت میں بریلی پہونچا اور حضرت سے سارا واقعہ عرض کیا فرمایا کہ تم فوراً واپس جاؤ اور سیدھے مجسٹریٹ کے بنگلے پر جاکر اس انگریز کی شکایت کرو کلکٹر تم سے خوش ہوجائیگا وارنٹ منسوخ کردیگا تم خاطر جمع رکھو چنانچہ حکم کے مطابق میں مجسٹریٹ کے بنگلے پر گیا اطلاع کرائی فوراً بلا لیا اور عزت کے ساتھ پوچھا کیا معاملہ ہے میں نے مفصل حال اس انگریز کی زیادتی کا سنایا اس نے مجھے تسلی دی وارنٹ منسوخ کردیا مقدمہ فوجداری خارج کردیا اور انگریز کو سخت ہدایت کی کہ ہندوستانی رئیس کو ناحق تنگ نہ کیا کرو۔

☆ ریاست جاورہ سے چھ سات کلومیٹر ایک مقام ہے۔ کسی زمانے میں وہ جنگل بیابان تھا۔ وہاں لوگوں کو ایک رات حضرت حسین علیہ السلام اور ان کے لشکر کی زیارت ہوئی تھی جب سے وہ مقام حسین ٹیکری کے نام سے مشہور ہے۔ مولوی محمد فائق صاحبؒ نے ''کرامات نظامیہ'' میں اس واقعہ کی تفصیل لکھی ہے میں یہاں ان کی عبارت (صفحہ ۳۰۹ سے ۳۱۴ تک) نقل کرتا ہوں :-

"مقام جاورہ میں ہندو مسلمانوں میں رام نومی میں جھگڑا ہوا نواب جاورہ ہندوؤں کے طرف دار ہوئے تعزیے بند کئے رام نومی اٹھوائی۔ اسی رات کو شہر جاورہ سے جانب شمال دو میل کے فاصلے پر ایک ٹیکری ہے جنگل میں اس پر خود بخود روشنی ہوئی اور تعزیہ دکھائی دئے۔ ٹیکری سے شمال کو ایک تھوڑے فاصلے پر ایک گاؤں آباد ہے وہاں لوگوں نے رات کو روشنی اور تعزیہ دیکھ کر گمان کیا کہ مسلمان بسبب ناراضگی کے شہر سے اپنے تعزیے یہاں لے آئے قریب صبح لوگوں نے دیکھا کہ وہ تعزیہ زمین سے اٹھے اور آسمان کو گئے جب قریب آسمان پہنچے تو آسمان میں دروازے معلوم ہوئے اور وہ تعزیہ ان دروازوں میں چلے گئے۔ اس امر عجیب کے مشاہدہ سے بہت تعجب ہوا اطراف وجوانب کے لوگ ٹیکری پر آئے بخیال اسکے شہر کے لوگ وہاں ہوں گے آکر دیکھا تو آدمی کوئی نہیں قرب وجوار کے جتنے نشیب ہیں ان میں پانی ابل آیا ہے اور تھوڑی دور تک شکر برسی ہے جو ہر پتہ گھاس اور درخت پر جمی ہوئی ہے اور ایک شیر بزرگ صحرائی سامنے ٹیکری کے مؤدب بیٹھا ہے اور اس کے قریب گائے بیل جمع ہیں۔ کسے را کسے کارے نباشد۔ یوں زیادہ موجب استعجاب ہوئے۔ اب اطراف میں مشہور ہوا کہ زیارت ہوئی اطراف اور اکناف سے لوگ جمع ہونے شروع ہوئے اور مجمع کثیر ہونے لگا اور زیارت بھی ہونے لگی اس صورت سے ریگستان صاف پر کبھی سوار مسلح دکھائی دیئے اور غائب ہو گئے اور کبھی رات کو روشنیاں دکھائی دیں اور غائب ہو گئیں۔ اس مجمع میں ایک شخص نعل بند ساکن مہد پور جو جاورہ سے دو منزل ہوگا۔ زیارت کو آیا اس مقام کو دیکھ کر تعجبانہ کہا کہ آہا یہ تو وہی جگہ ہے جہاں میں آیا تھا لوگوں نے پوچھا کیا واقعہ ہے۔ اس نے بیان کیا کہ ایک روز رات کو ایک سوار میرے مکان پر پہنچے میری بستی میں بیشتر نعلبند رہتے ہیں۔ مجھ سے کہا چند گھوڑے ہیں چل کر ابھی نعل باندھ دو تم کو مزدوری معقول ملے گی اور رات کا خیال نہ کرو روشنی کا پورا اہتمام ہے میں جب آمادہ ہوا تو کہا بہت زیادہ نعل لے لو مجھ کو اسوقت جتنے میسر آئے لیکر انکے ہمراہ تھوڑی دور چل کر ان صاحب نے فرمایا کہ رات ہے تاریکی ہے تم کہاں ٹھوکریں کھاؤ گے آؤ میرے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو لو چنانچہ میں انکے پیچھے گھوڑے پر

سوار ہولیا بسبب تیزی ہوا میں نے آنکھیں بند کر لیں تھوڑی دور چل کر انھوں نے فرمایا کہ اترو اور کام کرو۔ میں نے دیکھا تو بہت گھوڑے قرینے سے کھڑے ہیں مختصر اینکہ میں نے نعل باندھنا شروع کئے اور کام ختم کیا سردار کا گھوڑا اس مقام پر باندھا تھا اور ڈیرہ سردار اس جگہ تھا جس کا رنگ زنگاری تھا فی گھوڑے دو روپیہ مزدوری کے مجھ کو دیئے اسکے بعد مجھ کو ڈیرہ سردار پر لے گئے ڈیرہ کے باہر مؤدب کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور سب گھوڑوں کے نعل بندھ گئے ڈیرہ میں سے آواز آئی کیا مزدوری دی گئی۔ عرض کیا فی گھوڑا دو روپیہ ارشاد ہوا اور دو چنانچہ چار او جلے روپیہ مجھے اور دیئے۔ پھر عرض کیا کہ حضور دیدئے ارشاد ہوا کہ کچھ اشرفیاں بھی دو چنانچہ دو اجلی اشرفیاں بھی مجھے دیں پھر اطلاع کی ارشاد ہوا کہ پوچھو یہ خوش بھی ہے میں نے عرض کیا کہ میں نے ایسی مزدوری تمام عمر سنی بھی نہیں (میرے تو تمام عمر کے دلدّر دور ہو گئے اور تمام عمر کو سبکدوش ہو گیا)۔ پھر حکم ہوا کہ بحفاظت اس کو اس کے گھر پہنچا دو۔ بجر و حکم وہی سوار مجھ کو اپنے گھوڑے پر سوار کرا کے قریب میرے مکان چھوڑ گئے۔ صبح صادق طلوع ہو گئی تھی میں فرحاں اور شاداں مکان کو چلا۔ بستی کے لوگ جو پاخانہ پیشاب کو اٹھے تھے مجھے ملے اور پوچھا کہ تو کہا گیا تھا میں نے کہا کہ بہت قریب ایک رسالہ اترا ہے اس کے گھوڑوں کے نعل باندھنے گیا تھا برادری کے لوگوں نے جھوٹ جانا اور مجھے جھٹلایا میں نے اپنا تبراق انکے حوالے کیا اور کہا کہ اس میں مزدوری موجود ہے تبراق کو لوٹا اس میں سے روپئے اور اشرفیاں سب برآمد ہوئیں اور ہم پیشوں نے طمع کی اور بہت دوڑے دھوپے چند کوس تک دیکھا مگر رسالہ کا پتہ نہ لگا اور رات میں مجھ کو بھی مسافت نہیں معلوم ہوئی تھی۔ خلاصہ اینکہ ٹیکری مبارک پر لوگوں نے کہا کہ یہ قصہ تو ہم نے سنا مگر یہ کیونکر یقین آئے کہ تم سچ کہتے ہو۔ نعل بند نے کہا کہ اس گڑھے میں سردار کے گھوڑے کا آدھا نعل ٹوٹا ہوا میں نے پھینک دیا تھا یہ خیال کر کے کہ کسی کے پاؤں میں نہ لگے اور اس گڑھے میں درخت خاردار صحرائی مثل کٹیا وغیرہ کے بہت تھے اس کو صاف کیا دیکھا تو وہ ٹکڑا نعل کا برآمد ہوا۔ ہر ایک شخص جھگڑا کرتا تھا کہ یہ نعل مبارک میں لونگا بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ اس وقت امانت رکھو کل دیکھا جائے گا۔ رات کو

متعدد اشخاص کو بشارت ہوئی کہ یہ نعل فلاں شخص کا حق ہے اس کو دیا جائے چنانچہ صبح کو حوالہ مشارالیہ کیا گیا۔ اب ہر سال اس کی زیارت ہوتی ہے جس مقام پر اس نعل بند نے ڈیرہ زنگاری ایستادہ بتلایا تھا اور واقعی وہ مقام ٹیکری میں بلند اور صدر معلوم ہوتا ہے وہاں بنیاد کربلا شریف کی ڈالی گئی اس میں اہل فوج نے علم چوبی اس کربلا میں نصب کیا اور اسکے پنجہ پر ساٹھن کا غلاف چڑھا دیا بایں خیال کہ روز مجلس اس کو کھولیں گے بعد ازاں میں بیس پچیس آدمیوں کو بشارت ہوئی جو ٹیکری پر حاضر تھے اس علم کا غلاف سوائے نظام الدین حسین کے کوئی دوسرا نہ کھولے۔ تین شب متواتر یہی خواب مختلف لوگوں نے دیکھا اب اس کی تلاش ہوئی یہ نام کس کا ہے اور وہ صاحب کون ہیں۔ ایک مہینہ تک پتہ نہ لگا، حسب اتفاق بغرض حصول زیارت مولوی علی ارشد صاحب ساکن مندرسور خلیفہ مولوی نصیر اللہ شاہ مغفور ٹیکری پر حاضر ہوئے اور یہ ذکر سنا۔ مولوی علی ارشد صاحب نے ظاہر کیا کہ یہ نام میرے پیران پیر کا ہے جو بریلی تشریف رکھتے ہیں لہٰذا تمام حاضرین نے مولوی صاحب کو بریلی بھیجا اور سب واقعہ کہلا بھیجا اور طلب کیا حضرت یہاں سے عازم جاورہ ہوئے اس وقت صندوق میں صرف سولہ روپئے تھے عرض کیا خرچ سفر کو کیا یہ کافی ہوں گے فرمایا جس نے طلب کیا ہے وہ خرچ دے گا مجھے حاضری ضرور ہے ریل کے ٹکٹ از بریلی تا مراد آباد مولوی محمد علی صاحب مغفور نے حاضر کئے اس غرض سے کہ اثناء راہ میں ان کے لڑکے مولوی عبدالرحمٰن کی شادی میں حضرت شرکت فرمائیں گے مختصر مراحل راہ طے کر کے جاورہ پہنچے سامنے جس ٹیکری کے قیام کیا تمام ہمرائیان حضرت کے جو قریب چالیس پینتالیس کے تھے ہر وقت باوضو رہتے تھے اس خیال سے کہ نہ معلوم کب زیارت ہو۔ دوسرے روز دن کے دو بجے جو سخت گرمی تھی اور تیز لو چل رہی تھی۔ ٹیکری سے مغرب اور شمال کے کونہ کو میدان ریگ پر جہاں کوئی چیز درخت جھاڑی حائل نہ تھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان ریگ پر ٹکا ہے زیارت ہوئی یعنی ایک صاحب گھوڑے پر سوار خود اور زرہ پہنے ہوئے تلوار حمائل نیزہ ہاتھ میں نمودار ہوئے تمام میدان میں غل ہوا کہ زیارت ہوئی اور وہ صاحب اسپ سوار اس جانب کو دیکھ رہے

تھے۔ تمام مخلوق سے قریب تین سو گز کے ان کا فاصلہ ہوگا اپنے ڈیرے کے سامنے حضرت بھی کھڑے تھے دو تین قدم حضرت نے بڑھ کے دست بستہ عرض کیا کہ (حسب الطلب حضور یہ بے ہیچ محض حاضر ہے) سوار صاحب نے اس جانب سے گھوڑے کو پھیرا اور ہاتھ کے نیزہ کو جنبش دی۔ تین قدم تک معلوم ہوئے پھر واپس ہوئے اور غائب ہو گئے۔ تمام لوگ اپنے اپنے مقام پر لوٹ پڑے۔ حضرت نے محی الدین احمدؒ سے کہا ہوشیار رہنا خیال ہوتا ہے کہ آج شاید پھر زیارت ہو۔ چنانچہ اسی شب وقت نو بجے شب کو ٹیکری پر سے غل ہوا کہ زیارت ہوئی اور ٹیکری پر اس وقت کئی ہزار آدمی کا مجمع تھا یہ غل سن کر حضرت ڈیرے سے باہر آئے اور مع ہمرائیان خود ایک مقام پر دست بستہ مؤدبانہ کھڑے ہو گئے۔ دیکھا کچھ سوار ہیں مسلح اور مکمل اسی میدان ریت پر ان کے ساتھ روشنیاں ہیں مثل مشعل کے ظاہر میں کوئی مشعل نہ تھی ان حضرات کے لباس اور جسم سے یہ روشنی پیدا تھی۔ یہ حضرات دو صف ہو گئے۔ نصف جانب شمال کو جن کا منہ جنوب کو اور نصف جانب جنوب کو جن کا منہ شمال کو طول ان صفوں کا شرقاً غرباً تھا۔ درمیان راستہ چھوڑ دیا اب جو دیکھا تو مغرب کو آسمان سے ایک سفید روشنی پیدا ہوئی جو بہت تیز تھی اور ایسی ملاحت کہ ایسی سفیدی کبھی نہیں دیکھی وہ سفید روشنی ان صفوں میں آئی۔ ہم سبھو نے خوب دیکھا کہ یہ حضرات صاحب صفوف سلام کو جھک گئے ایسا جیسا کہ نماز میں رکوع کرتے ہیں اور ان حضرات کے گھوڑے پشت پر کھڑے تھے۔ گھوڑے بھی اتنا جھکے گمان ہوتا ہے کہ اگلے گھٹنے انہوں نے زمین سے ٹیک دئے ہوں گے۔ اس تعظیم میں وہ روشنی سفید جس میں کوئی شکل شباہت نظر نہیں آتی تھی سوائے محض روشنی کے وسط صفوف میں پہنچی کہ دفعتاً مضطربانہ صاحب صفوف اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئے اب معلوم ہوتا تھا کہ کہ روشنی مہتاب آگے ہے اور باقی روشنیاں مانند مشعل کے اس کے پیچھے ہیں اور خراماں خراماں آہستہ آہستہ جانب ڈیرہ حضرت تشریف لاتے ہیں اتنا قریب پہنچے کہ سوائے خط و خال لباس اور اسلحہ اور گھوڑوں کے رنگ بسبب ان کے اپنی روشنی کے معلوم ہونے لگے کہ تمام حاضرین ٹیکری بیتابی دل سے جو تخمیناً تین چار ہزار کے ہوں گے دوڑ پڑے اور دمیان روشنی

اورحضرت کے حائل ہو گئے ۔حضرت نے فرمایا کہ ان لوگوں کو اطلاع کرو کہ اپنی اپنی جگہ قائم رہیں ۔بندوں پر مولیٰ کا کرم ہے قریب سے زیارت نصیب ہوگی ۔ ہر چند لوگوں نے پکارا اور کہا کون سنتا تھا ہر شخص اپنے حال میں گرفتار تھا جوش وخروش رقت اور بے تابی اور مناجات اور عرض مطلب دلی میں مخلوق مصروف تھی ۔ جب تمام مخلوق درمیان میں آ گئی تو روشنیاں لوٹ گئیں اور جانب قبلہ کچھ دور جا کر غائب ہو گئیں حضرت کو اس بدعنوانی مخلوق پر بہت افسوس ہوا مجبوراً اپنے ڈیرہ میں قیام کیا دوسرے دن صبح کو حضرت نے مجلس مولود مبارک حسین ٹیکری پر برپا کرائی سہ پہر کو مجلس عزا میں خود حاضر ہوئے اور زیر علم مذکور آ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس ذرہ بمقدار کو جس خدمت کے واسطے طلب فرمایا ہے حاضر ہے۔علم جھکایئے تا کہ غلاف اتاروں اور مجلس شروع ہوئی علم جھکایا گیا اور حضرت نے غلاف کو ہاتھ لگایا اسوقت ایسا اثر پڑا کہ جتنے حاضرین ٹیکری تھے جو قریب قریب چار پانچ ہزار کے ہونگے شدّت رقت اور بیتابی سے بدحال کچھ روتے تھے کچھ چیختے تھے ۔کچھ پڑھتے تھے ۔غرض عجیب منظر تھا کہ مشاہدہ بیان مشکل ہے حضرت نے غلاف اتارا اور اسوقت مبارک غلاف کو سر پر رکھا حضرت پر بھی حالت رقص طاری تھی ۔ایک مجذوب نے آ کر حضرت سے کہا۔الحمدللہ آپ نے خدمت مفوضہ باحسن وجود انجام دی اب یہ غلاف مجھے دیجئے ۔حضرت نے فرمایا کہ بہت خوب جس خدمت کے واسطے میں بریلی سے بلایا گیا ہوں وہ غلاف آپ کو دیدوں یہ دھوکا کسی اور کو دیجئے رات کو ڈیروں میں قیام کیا دوسرے دن دوپہر کو دو بجے پھر غل ہوا کہ زیارت ہوئی دیکھا تقریباً ایک سوسوار کے مسلح نیزہ دار جانب جنوب سے شمال کو کنارہ کنارہ دریا کے جو حسین ٹیکری سے مشرق کو ہے جا رہے ہیں آنِ واحد میں مانند شہاب ثاقب نگاہ سے غائب ہو گئے ۔حضرت نے حکم دیا اسباب باندھو چلو حضور پرنور تشریف لے گئے اور اسی روز بسواری ریل عازم بریلی ہوئے ۔مکان پر پہنچنے کے بعد جو صندوق دیکھا تو سولہ روپیہ باقی تھے اور یہ دورہ سفر تمام ہوا جس میں صرف بارہ سوروپے ریل کو دیئے گئے اور صرف خوراک اور دیگر مصارف علاوہ۔

ذکر وفات شریف

حضرت تاج الاولیاءؒ سلطان الاصفیاء، قطب الآفاق ۔منبع اسرار، مطلع انوار، شمع عالم سردار نبی آدم ، جامع فضل وکمالات ، صاحب کشف وکرامات ،شان عظیم رکھتے تھے جو کچھ زبان مبارک سے فرمادیتے تھے فوراً ہوجاتا تھا اور جو آپ سے مرید ہوتا تھا صالحین میں شمار کیا جاتا تھا اولیائے وقت آپ کے معتقد اور آپ کے ارشادات کے گرویدہ تھے حضرت درجۂ ولایت میں فضائل اور مناقب میں دور دور مشہور تھے۔

حضرت تاج الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے چند سال بیشتر بتاریخ ۶ رجمادی الثانی ۱۳۰۲ھ مطابق ۲۳ رمارچ ۱۸۸۵ء بروز دوشنبہ اپنے صاحبزادے حضرت شاہ محی الدین احمد صاحبؒ عرف ننھے میاں صاحب کو اپنا سجادہ کیا۔ چونکہ حضور قبلہ کے عرس کا دن تھا تمام مریدین اور خلفاء حاضر تھے سب کو طلب کر کے فرمایا ”میں اپنے فرزند (حضرت) شاہ محی الدین احمد صاحبؒ کو سجادہ نشین بنا رہا ہوں مجھ کو جو کچھ تعلیم وطریقت عرفان وتوحید میرے مرشد کی طرف سے پہونچی تھی وہ سب اپنے لائق فرزند ننھے میاں کو عطا کر دی اب مجھ میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔جس خلیفہ کا دل چاہے امتحان لے سکتا ہے میری طرف سے اجازت ہے ہر خلیفہ نے دست بستہ عرض کی کہ کس کی مجال ہے کہ امتحان کا خیال بھی دل میں لاسکے جب کہ عین حضرت کی ذات ہیں، حضرت نے فرمایا کہ ذاتِ خداوندی اور پیران عظام کے حکم سے ان کو اپنا خلیفہ وجانشین وسجادہ نشین کرتا ہوں۔

لہٰذا زبردستی حضرت ننھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ دست مبارک سے پکڑ کر اپنی مسند پر بٹھایا حقیقت میں یہی مسند خواجگان چشت حضور علی کرم اللہ وجہہ اور سرکار دوعالم ﷺ کی ہے۔اور حضرت تاج الاولیاء نے خود ایک سفید عمامہ سر اقدس پر باندھا اپنی کلاہ مبارک اپنے سر سے اتار کر حضرت کے سر پر رکھی اور مبلغ دوروپیہ کھڑے ہو کر ان کو نذر دی اور فرمایا یہ دوروپیہ وہ ہیں جو کہ میرے پیر ومرشد نے مجھ کو بوقت سجادگی عطا کئے تھے اس وقت حضرت سراج السالکینؒ اور خود حضرت کی جو حالت وجد کی تھی اس کا اثر تمام حاضرین مجلس اور در ودیوار پر ہورہا تھا جس کو کوئی بیان نہیں کرسکتا۔

اس کے بعد ہر شخص نے نذر سجادگی پیش کی اور شیرینی تقسیم کی گئی اس کے بعد حضرت تاج الاولیاءؒ نے فرمایا کہ سن لو آج سے تم لوگ ان کو اپنا پیر بھائی نہ سمجھنا یہ عین میری ذات ہیں۔

قبل وصال حضرت تاج الاولیاءؒ در پردہ اپنے وصال کی برابر خبر دیتے رہتے تھے چنانچہ غلامان طریقت کو بھی اشارتاً اسکے آثار بھی معلوم ہوتے رہتے تھے۔ کرامات نظامیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ سیح رام بزاز ریشمین کپڑے لیکر حاضر ہوا حضرت ان کپڑوں کو لیکر حویلی میں تشریف لے گئے اور بی بی صاحبہ سے فرمایا کہ ان کپڑوں میں سے جو تم کو پسند ہو لیلو کیونکہ تم کو چند روز کے بعد ایسا کپڑا پہننا نصیب نہ ہوگا بی بی صاحبہ نے کہا میرے پاس بہت سے کپڑے اس سے بیش قیمت رکھے ہیں میں نہ لونگی اس واقعہ کے چند روز بعد آپ کا وصال ہو گیا۔

ایک مرتبہ آپ موضع سرسہ مچھلی کے شکار کے لئے تشریف لے گئے وہاں جا کر صرف ایک مچھلی کا شکار کیا اور فرمایا بس اب میں شکار کر چکا اب کبھی شکار نہ کرونگا چنانچہ وہاں سے تشریف لائے تو بیمار ہو گئے اور اسی تکلیف میں وصال فرمایا۔

حضرت سراج السالکین کا بیان ہے کہ حضرت نیاز بے نیاز قدس سرہٗ کے مزار کی داہنی جانب یعنی جانب مشرق ایک زمین تھی کچھ زمانے کے بعد وہ چبوترے کی شکل میں کر دی گئی۔ کبھی کبھی حضرت تاج الاولیاءؒ اس زمین پر کھٹولا ڈال کر بیٹھا کرتے تھے ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ اس چبوترے سے ایک نور نکلا اور زمین سے اٹھکر آسمان تک گیا اور آسمان سے اسکے ساتھ کچھ نیچے اتر رہے ہیں اور دونوں انور ملے تو ایک ستون کی شکل بن گئی صبح کو یہ خواب حضرتؒ کو سنایا حضرت نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے یہ زمین ہمارے دفن کی جگہ ہے۔ بعد وصال حضرت وہیں دفن ہوئے۔ حضرت سراج السالکین سے فرمایا میرا زمانہ رخصت چھ مہینہ سے زیادہ نہیں ہے۔ حضرت سراج السالکینؒ یہ بھی فرماتے تھے کہ وصال سے دو روز پہلے حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ میں ہندی کے اس مضمون میں ڈوبتا جاتا ہوں۔

موہے مادھو بن شامی بلائے گیو

سوتی تھی میں تو اپنے مندر میں — موہے سوتی کو آکے جگائے گیو

موہے مادھو بن شامی بلائے گیو

حضرت فرماتے تھے کہ وصال سے پہلے ایک روز یہ حالت رہی کہ دونوں ہاتھ مصافحہ کیلئے بڑھاتے تھے اور ہاتھ سے کس کو بیٹھنے کا اشارہ فرماتے تھے میں نے عرض کیا آپ کس سے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھاتے ہیں اور کس کو بیٹھنے کا اشارہ فرماتے ہیں فرمایا ہمارے سلسلہ کے پیرانِ عظام عیادت کو تشریف لاتے ہیں میں ان سے مصافحہ کر کے بیٹھنے کیلئے کہتا ہوں۔

حضرت اختلاجِ قلب اور تب لرزہ کے مرض میں مبتلا تھے رمضان شریف کی پہلی تاریخ ۱۳۲۲ھ مطابق ۹ر نومبر ۱۹۰۴ء بروز چہارشنبہ دو پہر دو بجکر دس منٹ پر وصال فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن ٥ سراج السالکینؒ فرماتے ہیں کہ میں پیچھے بیٹھا ہوا حضرت کو اپنی گود میں لئے ہوا تھا۔ آپ نے با آواز بلند کلمۂ طیبہ کی تلاوت فرمائی اور اسم ذات ''اللّٰہ ھو'' کو طوالت دی یہاں تک کہ روح اپنے مرکز پر پہونچ کر رہ گئی اور سانس منقطع ہو گیا۔

اس آفتاب عالم کے غروب ہوتے ہی سارے عالم میں اندھیرا چھا گیا اور اسوقت یہ حال تھا۔

کوئی ساکت تھا کوئی روتا تھا — کوئی آنسوں سے منہ کو دھوتا تھا

کوئی رورو کے جان کھوتا تھا — دل میں نشتر کوئی چبھوتا تھا

آہ کیسے کہوں کہ کیوں تھا یہ حال

کس لئے تھا دلوں میں رنج و ملال

''کرامات نظامیہ'' صفحہ ۳۳۴ پر تحریر کہ مولوی غلام شرف صاحب ساکن کھیڑی، سہارنپور۔ مولوی مزمّل خانصاحب ولایتی اور مولوی اسمٰعیل صاحب پنجابی، فیض اللہ خاں صاحب شاہجہانپوری اور مولوی احمد حسن صاحب بچھڑانوی نے آب زمزم سے غسل دیا دو تیتڑے آب زمزم کے محفوظ رکھے تھے۔

جو جگہ حضرت سراج السالکین رحمت اللہ علیہ نے خواب میں دیکھی تھی وہاں نو اور دس بجے شب کو قوالی ہو رہی تھی آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ دفن کے بعد بارش شروع ہو گئی حضور قبلہؒ کے دفن کے بعد بھی بارش ہوئی تھی۔ تیسرے روز صبح کے وقت سوئم ہوا چوبیس سیر چنے پڑھے گئے اور چودہا (۱۴) قرآن شریف ختم ہوئے اور جو مریدین کسی وجہہ سے حاضر نہ ہو سکے تھے انھوں نے اپنے اپنے گھروں میں فاتحہ سوئم کا انتظام کیا۔ بچھڑایوں میں مولوی احمد سعید صاحب، الہ آباد میں

ہدایت حسین خاں مہتمم خانقاہ ملاّ محمدی شاہؒ ،اجمیر شریف میں سیٹھ مولا دربانی ،بمبئی میں سیٹھ احمد میاں وغیرہ نے فاتحہ سوئم کی آپ کا عرس تاریخ وِصال کو اجمیر شریف درگاہ میں اب تک ہوتا ہے۔

گیارہ شوال ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۰۴ء فاتحہ چہلم ہوئی۔آٹھ قرآن شریف ختم کئے گئے چہلم کے دن ہی حاضرین کے سامنے حضرت سراج السالکین قدسرہ' نے غلام شرف صاحب (قصبہ کھیڑی) محمد سعید الدین صاحب ساکن مہرکا ضلع پٹنہ،شاہ محمد ابوالحسن صاحب ساکن جھٹونی ضلع پٹنہ اور مولوی محمد اسماعیل صاحب پنجابی ان چاروں کو خلافت عطا فرمائی۔

پروفیسر خلیق احمد نظامی نے تاریخ مشائخ چشت جلد پنجم (طبع ۱۹۸۴ پبلیشر ادارہ ادبیات اردو دہلی)۔

میں رقم طراز ہیں صفحہ ۲۹۱ پر:-''سجادہ نشین'' شاہ نیاز احمد صاحبؒ نے ۶/ جمادی الاخر ۱۲۵۰ھ بمقام بریلی وصال فرمایا ان کے بعد انکے خلف اکبر تاج الاولیاء شاہ نظام الدین ۱۸۲۴ء میں سجادہ ہوئے انکے چھوٹے بھائی شاہ نصیر الدین بدایوں تشریف لے گئے اور وہیں ان کا لاولد انتقال ہوا۔

- شاہ نظام الدینؒ بڑے پائے کے بزرگ تھے، ہزاروں عقیدتمندان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے،شاہ محمد سلمان پھلواروی کا بیان ہے کہ شاہ نظام الدین صاحبؒ باوجود ضعف ونقاہت مواعظ میں شرکت فرماتے تھے ایک مرتبہ عرض کیا کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔جواب میں فرمایا بھئی زمانہ اب لامذہبیت اور بے دینی کا آگیا ہے اور دینی اور روحانی بیانات کی لوگ قدر کم کرنے لگے ہیں اس لئے خاصکر آتا ہوں تاکہ اور لوگ بھی شرماشرمی شریک ہوجائیں اور مجالسِ واعظ کی رونق زیادہ ہو۔

ان کے مریدوں میں دو بزرگ خاص تھے ۱۔مولانا عبدالسلام صاحب نیازی دہلوی مولانا عبدالسلام جید عالم تھے۔۲۔مولانا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم بچھڑایونی۔''

مولانا عبدالسلام صاحبؒ حضرت تاج الاولیاء رحمت اللہ کے خلیفہ نہیں تھے۔مرید تھے اس آپ اندازہ لگائیں کہ جب مریدوں کی لیاقت ایسی تھی تو انکے پیر کا علمی تجر کیا ہوگا۔

☆☆☆